5 بیرونی شعبہ

جولائی تا ستمبر 2021ء کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں میں خاصے اضافے نے پاکستان کے بیرونی شعبے کی صورت حال پر دباؤ ڈالا ، جس سے درآمدی ادائیگیاں تاریخ کی بلند ترین سطح یعنی 17.5 ارب ڈالر تک جاپہنچی ۔ طلبی دباؤ کی وجہ بھاری صنعتی پیداوار ہے ، جس نے درآمدی بوجھ میں اضافہ کیا ۔ ٹیکسٹائل کی برآمدات کو کپاس کی بلند قیمتوں سے بھی فائدہ حاصل ہوا ؛ تاہم بلند درآمدی ادائیگیوں نے برآمدی آمدنی کے فائدے کو زائل کردیا ۔ اس کے نتیجے میں اشیا کا تجارتی خسارہ سہ ماہی کی بلند ترین سطح تک پہنچ گیا ۔ اس عدم توازن کو جزواً ترسیلاتِ زر نے زائل کیا ، جس میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا اور پہلی مرتبہ کسی سہ ماہی میں 8 ارب ڈالر کی رقوم موصول ہوئیں ۔ تاہم ، اس عرصے میں جاری کھاتے کا خسارہ 3.4 ارب ڈالر تک جا پہنچا ۔ نتیجتاً ، ادائیگیوں کے اس فرق کی عکاسی بازار پر مبنی شرح مبادلہ سےہوتی ہے ، جس میں سہ ماہی کے دوران 7.7 فیصد تخفیف ہوئی ۔ اس سے قطع نظر ، آخر ستمبر 2021ء میں خاطر خواہ بیرونی فنانسنگ بشمول ایس ڈی آر کے اضافی اختصاص کے تحت اور ٹیپ بانڈ اجرا کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 19.3 ارب ڈالر تک جاپہنچے ۔

5.1 بیرونی شعبے کی پیش رفتیں

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ پاکستان کے بیرونی شعبے کے لیے مشکل ثابت ہوا۔ بلند قیمتوں نے ملک کے درآمدی بوجھ کو بڑی حد تک بڑھادیا، جو درآمدات پر منحصر چند شعبوں (بالخصوص گاڑیوں اور تعمیرات) میں پالیسی کی وجہ سے طلب میں اضافے کے باعث ؛ درآمدات پر سرمایہ جاتی اخراجات ؛ اور کووڈ ویکسین کی درآمدات کی ضرورت کی وجہ سے پہلے ہی بلند سطح پر تھا۔ اس کے نتیجے میں ادائیگیوں کا جو دباؤ پڑا - برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلاتِ زر دونوں بڑھنے کے باوجود بھی - زرمبادلہ کے بین البینک بازار میں اس کی عکاسی

شکل 5.1: جاری کھاتے کا خسارہ اور روپے اور ڈالر کی شرح مبادلہ میں تبدیلی

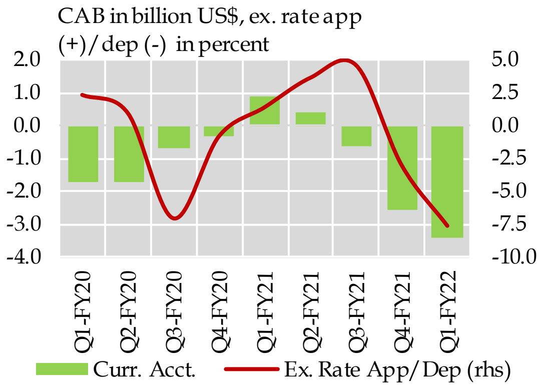

Source: State Bank of Pakistan

ہوتی ہے، جہاں سہ ماہی کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 7.7 فیصد کمی آئی (**شکل 5.1**)۔ اس سے قطع نظر اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کے حوالے سے ملک کی بیرونی حدود محفوظ رہیں، کیونکہ یہ آخر ستمبر 2021ء میں 2.0 ارب ڈالر بڑھ کر 19.3 ڈالر تک جا پہنچے (**جدول 5.1**)۔

اجناس کی عالمی قیمتوں میں بڑی حد تک اور وسیع تر اضافے (شکل 5.2) کے ہمراہ عالمی سطح پر شپنگ اور نقل و حمل کی لاگتیں غیر معمولی طور پر بڑھنے کے دور رس اثرات ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں معیشتوں پر پڑے۔ اوّل، اس کے نتیجے میں

شکل 5.2: جولائی تا ستمبر میں اہم عالمی اجناس کی قیمتوں میں نمو

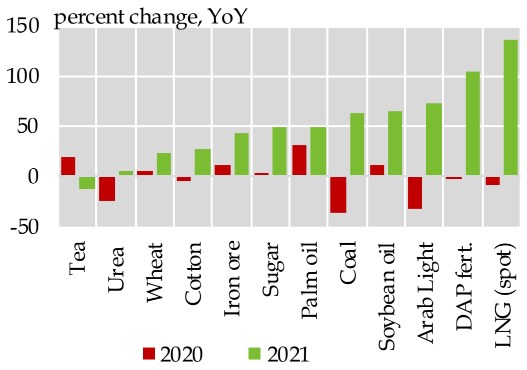

Source: World Bank & Bloomberg

جدول 5.1: جولائی تا ستمبر کے دوران پاکستان کا توازنِ ادائیگی

ارب ڈالر

	م س20ء	م س21ء	م س22ء	م س22ء میں تبدیلی
جاری کھاتے کا توازن^	-1.7	0.9	-3.4	-4.3
تجارتی توازن	-5.3	-5.3	-10.2	-4.9
بر آمدات	6.0	5.4	7.2	1.9
درآمدات	11.3	10.6	17.5	6.8
توانائی	2.9	2.1	4.0	1.9
غیر توانائی	8.4	8.6	13.5	4.9
خدمات کا توازن	-1.2	-0.5	-0.8	-0.2
بنیادی آمدن کا توازن	-1.4	-1.5	-1.0	0.5
ثانوی آمدن کا توازن	6.1	8.2	8.5	0.3
کارکنوں کی ترسیلاتِ زر	5.5	7.1	8.0	0.9
سرمایہ جاتی کھاتے کا توازن	0.1	0.1	0.1	0.0
مالی کھاتے کا توازن^*	-2.5	0.6	-5.9	6.5
پاکستان میں بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری	0.5	0.5	0.4	-0.1
پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری	0.3	-0.1	0.9	1.0
جس میں یورو بانڈز / صکوک	-	-	1.0	1.0
زر مبادلہ کے قرضے اور واجبات (خالص)*	1.0	-0.2	4.3	4.5
جس میں ایس ڈی آر کا اختصاص	-	-	2.8	2.8
اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر (اختتامی مدت) **	7.9	12.2	19.3	2.0
روپے کی قدر میں اضافہ (+) / کمی (-) فیصد میں **	2.4	1.4	-7.7	-

^ منفی تبدیلی تنزلی کو ظاہر کرتی ہے اور اس کے بر عکس * بشمول آئی ایم ایف کی بلو دی لائن واپسی ** سہ ماہی کے دوران تبدیلی

نوٹ: مالی کھاتے کے توازن کے ساتھ منفی علامت سے مراد پاکستان میں زر مبادلہ کی آمد اور اس کے بر عکس ہے

ماخذ: بینک دولتِ پاکستان

مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت میں اضافہ ہونا مرکزی بینکوں کی جانب سے بعد از کووڈ اختیار کی جانے والے پالیسی مؤقف کے از سر نو جائزے اور منڈی کے فریقوں کی جانب سے بانڈز کی موجود یافت کے تناظر میں مستقبل میں نرخوں کے اضافے کو خاطر میں لانے کا موجب بنا۔[1] دوم، اجناس کی قیمتوں میں بہ سرعت اضافہ اور شپنگ لاگت بھی بالعموم ایک سے زائد اجناس درآمد کرنے والی ترقی پذیر معیشتوں کے لیے تجارتی توازن کو ابتر کر رہے ہیں، جو بالآخر ان کی کرنسی کی قدر میں کمی کی وجہ بن رہا ہے (**سیکشن 5.4**)۔

پاکستان کے حوالے سے اجناس کی قیمتوں میں اضافے کا اثر بر آمدات کے مقابلے میں درآمدات بہت زیادہ نمایاں تھا، جس سے جولائی تا ستمبر 2021ء میں سہ ماہی وار تجارتی 10.2 ارب ڈالر کی ریکارڈ بلندی پر جا پہنچا۔ اس سے قطع نظر کچھ طلبی دباؤ

[1] مثلاً، جولائی تا ستمبر میں 10 سالہ نشانیہ امریکی ٹریژری بانڈز پر 1.3 فیصد کی اوسط یافت، گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت تقریباً دگنی یعنی 0.7 فیصد رہی۔ دریں اثنا، سہ ماہی میں ڈالر اشاریے میں 1.9 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں اس کی قدر میں 3.6 فیصد تخفیف ہوئی تھی (ماخذ: امریکی فیڈرل ریزرو اور بلومبرگ)۔

جدول 5.2: جولائی تا ستمبر کے دوران پاکستان میں موصولہ راہداری وار ترسیلاتِ زر

ملین ڈالر

	2020ء	2021ء	مطلق تبدیلی
امریکہ	632.8	836.1	203.3
برطانیہ	985.5	1,115.9	130.4
خلیج تعاون تنظیم کے ممالک	4,286.9	4,451.5	166.9
سعودی عرب	2,080.5	2,025.9	-54.6
متحدہ عرب امارات	1,420.8	1,544.9	124.1
خلیج تعاون تنظیم کے ممالک کے علاوہ	784.4	880.7	96.2
جرمنی	93.7	130.8	37.1
فرانس	90.0	130.4	40.4
اٹلی	137.4	228.7	91.3
آسٹریلیا	141.2	181.6	40.4
کینیڈا	117.2	162.5	45.3
دیگر	659.8	797.0	137.2
کُل	**7,144.5**	**8,034.4**	**832.3**

ماخذ: بینک دولتِ پاکستان

بھی نظر آئے۔ مستقل موافق پالیسی مؤقف کے تناظر میں بھرپور صنعتی سرگرمیاں درآمدی خام مال کی بلند طلب کا باعث بنیں۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ عالمی قیمتوں میں اضافے سے پاکستان کی برآمدی اشیا کو بھی فائدہ ہوا، جو سہ ماہی کے دوران 7 ارب ڈالر سے متجاوز رہیں۔ تاہم محدود ملکی برآمدات نے اس فائدے کی تحدید کر دی۔ جاری کھاتے کے خسارے میں ہونے کے ساتھ ساتھ سہ ماہی میں رقوم کی خاصی بلند آمد نے زرمبادلہ کے سرکاری ذخائر کی صورتِ حال کو مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ جب ریاستی قرضے کا اجرا بھی فائدہ مند ثابت ہوا تو مارچ تا اپریل 2021ء میں پہلے وسط مدتی نوٹ پروگرام کا

شکل 5.3: خلیج تعاون تنظیم کے ممالک جانے والے پاکستانیوں کی تعداد

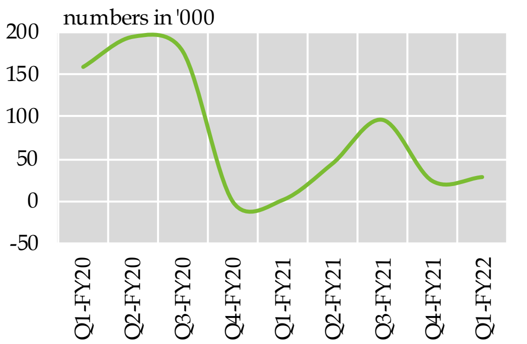

Source: Bureau of Emigration & Overseas Employment

انتخاب کیا گیا، کیونکہ جولائی 2021ء میں ملک کو غیر ملکی سرمایہ کاروں ٹیپ بانڈ کے اجرا کے توسط سے مزید 1.0 ارب ڈالر حاصل ہوئے تھے۔[2] غیر مقیم پاکستانیوں کی جانب سے روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس کے ذریعے نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں مسلسل رقوم آتی رہیں، جس نے سہ ماہی کے دوران باضابطہ بیرونی مالکاری کا ایک ذریعہ بھی فراہم کیا۔[3]

اگرچہ رقوم کی آمد زرمبادلہ کے ذخائر کے کو مستحکم کرنے کے لیے اہم ہے، تاہم زرمبادلہ کی غیر قرضہ جاتی آمدنی کا حصول بھی ملک کے لیے ضروری ہے تاکہ بیرونی کھاتے کی پائیداری یقینی بنائی جاسکے۔ اس ضمن میں چند حوصلہ افزا پیش رفتوں میں اطلاعی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کی برآمدات کے ساتھ ساتھ پاکستان کے ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپس میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد شامل ہے۔

[2] وسط مدتی نوٹ پروگرام کے تحت اجرا کنندہ ہر مرتبہ طویل قانونی اور ضوابطی عمل سے گذرے بغیر سرمایہ منڈی کے سرمایہ کاروں سے وقتاً فوقتاً بشمول مختصر نوٹس پر مالکاری حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس، بنیادی دستاویزات پروگرام کے آغاز میں تیار اور جمع کرائے جاتے ہیں اور پھر مستقبل میں ٹیپ ایشونس کی صورت میں ہی ان کی تازہ کاری ہوتی ہے۔

[3] جولائی تا ستمبر 2021ء کے دوران روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس میں مجموعی طور پر 849 ملین ڈالر کی رقم موصول ہوئی، جس میں سے 610 ملین ڈالر نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں گئے۔ ستمبر 2020ء میں روشن ڈجیٹل اکاؤنٹ کے آغاز کے بعد آخر ستمبر 2021ء تک اس میں موصولہ رقوم 2.4 ارب ڈالر تک جا پہنچی، جس میں سے 1.6 ارب ڈالر کی رقم سے نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں سرمایہ کاری کر دی گئی۔

5.2 جاری کھاتہ

جولائی تا ستمبر 2021ء کے دوران جاری کھاتے میں 3.4 ارب ڈالر کا خسارہ درج کیا گیا جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 0.9 ارب ڈالر تھا۔ جاری کھاتے میں اس بڑھتے ہوئے خسارے کی ایک بڑی وجہ اشیائے تجارت میں 93.7 فیصد خسارہ ہے، جو سہ ماہی میں 10.2 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔ اگرچہ اشیا کی برآمدات میں وسیع البنیاد نمو درج کی گئی، تاہم درآمدی ادائیگیوں میں اضافہ تجارتی اشیا کے بڑے خسارے پر منتج ہوا۔ خدمات پر تجارتی خسارہ بھی سال بسال بنیاد پر اچھا خاصا بڑھا، جس کی بڑی وجہ خالص باربرداری کی ادائیگیوں میں دگنے سے زائد اضافہ ہو جانا ہے، گو کہ آئی سی ٹی برآمدات میں مسلسل نمو نے بلند ادائیگیوں کا دباؤ جزواً کم کر دیا۔ دریں اثنا، بنیادی آمدن خسارے کمی اور ترسیلاتِ زر میں پیہم اضافے نے تجارتی خسارے کی جزوی طور پر تلافی کر دی۔

کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں اضافہ جاری رہا

جولائی تا ستمبر کارکنوں کی ترسیلاتِ زر 12.5 فیصد بڑھ کر 8.0 ارب روپے تک جا پہنچیں، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 31 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ کوریڈور کے اعتبار سے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ سہ ماہی کے دوران ترقی یافتہ معیشتوں کے ساتھ ساتھ خلیج تعاون تنظیم (جی سی سی) کے چھ میں سے پانچ ممالک سے موصولہ رقوم بڑھ گئیں (**جدول 5.2**)۔

کووڈ-19 کی وبا پھوٹنے کے بعد سے کثیر فریقی عوامل ترسیلاتِ زر بڑھانے میں کارفرما ہے، جن پر اسٹیٹ بینک کی گذشتہ برس کی معیشت کی کیفیت پر رپورٹوں میں تبادلہ خیال کیا گیا ہے - جیسے رقوم کی منتقلی کے لیے ڈجیٹل چینلز کو اپنانا اور رقوم کی آمد کو باضابطہ بنانا، پاکستان میں رقوم کی بلند آمد کی خاطر بینکوں اور رقوم منتقلی آپریٹرز (ایم ٹی اوز) کو مراعات کی فراہمی، اور ترقی یافتہ معیشتوں میں مالیاتی مدد—جولائی تا ستمبر 2021ء میں ان ہی عوامل کا تسلسل رہا، جنہوں نے بیشتر بڑے خطوں سے ترسیلاتِ زر مستقل بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

جدول 5.3: جولائی تا ستمبر کے دوران خدمات کے توازن کی تفصیلات*

ملین ڈالر

	2020ء	2021ء	تبدیلی**
ٹرانسپورٹ	-395.0	-850.0	-455.0
جس میں فضائی مسافر	22.7	10.5	-12.2
باربرداری	-398.0	-827.4	-429.5
سفر	-97.9	-113.0	-15.1
جس میں تعلیمی اخراجات	-28.5	-56.7	-28.2
آئی سی ٹی خدمات	307.1	498.0	190.8
برآمدات	445.1	635.0	189.9
درآمدات	137.9	137.0	-0.9
مالی خدمات	-16.1	-21.0	-4.9
دیگر خدمات	-331.3	-274.1	57.2
خدمات کا توازن (خالص)	**-533.1**	**-760.1**	**-227.0**

* منفی توازن خسارہ اور مثبت علامت کا مطلب فاضل ہے۔
** مثبت علامت سے مراد خدمات کے کھاتے میں سال بسال بہتری اور منفی اس کے برعکس ہے۔

ماخذ: بینک دولتِ پاکستان

مزید برآں، مشرق وسطیٰ میں غیر ملکی کارکنوں کی ملازمتی حرکیات میں بھی بہتری آ رہی ہے، کیونکہ سفری پابندیاں نرم اور معاشی سرگرمیاں بڑھ گئیں۔ گذشتہ برس سعودی عرب اور قطر کے کفالہ نظام میں تبدیلی آنے سے کارکنوں کے لیے ملازمتیں تبدیل کرنا قدرے آسان ہو گیا ہے، لہٰذا کارکنوں کی ملازمت کسی ایک فرم کے کاروباری حالات پر منحصر نہیں رہی ہے۔[4]

کسی حد تک خلیج تعاون تنظیم کی لیبر مارکیٹوں میں ابھرتی ہوئی تبدیلیوں کی عکاسی پاکستانی کارکنوں کے اعداد و شمار میں بھی ہوتی ہے، جو اس خطے میں کام کرنے کے لیے جا رہے ہیں۔ فضائی سفر کی پابندیوں میں نرمی کے بعد اکتوبر 2020ء تا مارچ 2021ء کے دوران خلیج تعاون تنظیم کے ممالک میں جانے والے کارکنوں کی تعداد میں ابتدائی اضافے کے بعد کارکنوں کی نقل مکانی کا رجحان بحال ہو گیا، جس میں

[4] قطر میں کفالہ نظام میں تبدیلیوں کے بعد اب کارکن اپنے موجودہ آجر کو ایک ماہ کا نوٹس دے کر اپنی ملازمتیں تبدیل کر سکتے ہیں، قبل ازیں انہیں ملازمت تبدیل کرنے کے لیے اپنے آجر سے عدم اعتراض نامہ (این او سی) حاصل کرنا ہوتا تھا۔ سعودی عرب میں کارکن اب اپنے ملازمتی معاہدے کی تکمیل پر ملازمت تبدیل کر سکتے ہیں، گو کہ اس کے لیے انہیں اپنے موجودہ آجر کی رضامندی حاصل کرنا ہوگی۔

کووڈ وبا کی ڈیلٹا قسم کے پھیلاؤ کے باعث کمی آگئی تھی(**شکل 5.3**)، اس نے ترسیلاتِ زر کی صورتِ حال کو توانا بنانے میں کردار ادا کیا۔

باربرداری کی بلند لاگتوں نے خدمات پر تجارتی خسارہ بڑھادیا

جولائی تا ستمبر 2021ء میں خدمات پر تجارتی خسارہ بڑھ کر 760.1 **ملین** ڈالر تک جا پہنچا، جس کا حجم گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 533.1 **ملین** ڈالر تھا(**جدول 5.3**)۔ گذشتہ برس کے برخلاف جب سفری اور ٹرانسپورٹ خدمات کے خسارے نے خدمات پر مجموعی خسارہ گھٹادیا تھا، ان دو زمروں کے رجحان میں تبدیلی نے امسال خدمات پر تجارتی خسارہ بلند کرنے میں کردار ادا کیا۔

سہ ماہی کے دوران باربرداری کی خالص ادائیگیاں دگنی سے زیادہ ہو کر 827.4 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ کسی مدت کے دوران درآمدات پر باربرداری اُسی عرصے میں اشیا کی درآمدات پر جزواً منحصر ہوتی ہے؛ چنانچہ جولائی تا ستمبر 2021ء میں اشیا کی درآمدات میں بڑے فیصدی اضافے نے بھی سہ ماہی کے دوران باربرداری کے بلند خسارے میں اپنا حصہ ڈالا۔[5] مزید برآں، باربرداری کی عالمی لاگت بشمول کنٹینروں کی لاگت کووڈ وبا شروع ہونے کے بعد خاصی بڑی حد تک بڑھ گئی، جس کا سبب عالمی قدری زنجیروں پر متعدد ملکی اور عالمی عوامل کا دباؤ پڑنا تھا۔[6]

دریں اثنا، سہ ماہی کے دوران سفری خدمات کا خالص خسارہ 15.4 **فیصد** بڑھ کر 113 **ملین** ڈالر تک جا پہنچا۔ اعداد و شمار کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ سہ ماہی کے دوران تعلیمی اخراجات کے لیے زرِ مبادلہ کی بلند ادائیگیاں بلند سفری درآمدات کی بنیادی وجہ بنیں۔[7] گذشتہ برس جولائی تا ستمبر کے دوران، متعدد منقولی شواہد کی

جدول 5.4: جولائی تا ستمبر میں شعبے کے لحاظ سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی خالص رقوم

ملین ڈالر

	م س21ء	م س22ء	مطلق
غذا*	4.0	3.1	-0.9
کیمیکلز	-0.4	-5.5	-5.1
تجارت	26.4	10.1	-16.3
تیل اور گیس **	58.3	47.9	-10.4
برقی مصنوعات	-2.6	-0.2	2.4
برقی مشینری	36.8	4.5	-32.3
ٹرانسپورٹ	-6.2	-17.9	-11.7
توانائی	198.1	131.1	-67
جس میں کوئلہ	106.4	59.8	-46.6
پن بجلی	45.0	25.5	-19.5
آئی سی ٹی	-2.1	88.4	90.5
جس میں ٹیلی کام	-12.8	24.2	37
آئی ٹی	10.8	64.2	53.4
مالی فرمیں	98.0	100.5	2.5
دیگر	-102.2	-96.7	5.5
مجموعہ	**457.6**	**439.1**	**-18.5**

بشمول غذائی پیکنگ* تلاش اور صفائی**

ماخذ: بینک دولتِ پاکستان

بنیاد پر، بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مشغول بیشتر طلبا نے کلاسوں کے بالمشافہ انعقاد تک یا سفری اور اقامتی اخراجات بچاتے ہوئے ورچوئل کلاسوں میں شرکت تک اپنا تعلیمی سلسلہ ملتوی کر دیا تھا۔ ان دونوں صورتوں میں تعلیمی مقاصد کے لیے زرِ مبادلہ میں ادائیگیاں گذشتہ برس کی نسبت پست رہیں۔ جولائی تا ستمبر 2021ء میں بین الاقوامی سفری پابندیوں میں نرمی اور ویکسین لگانے کے عمل کے

---

[5] درآمدات پر باربرداری کا تخمینہ اسٹیٹ بینک کے باربرداری عامل (فریٹ فیکٹر) کے استعمال سے لگایا جاسکتا ہے، جس کا اطلاق مہینے کے دوران اشیا کی درآمدی ادائیگیوں پر کیا جاتا ہے۔ کسی عرصے میں اشیا کی درآمدات جتنی بلند ہوں گی اُتنی ہی بلند درآمدات پر باربرداری کی ادائیگیاں ہوں گی۔ جولائی 2015ء تا جون 2018ء تک باربرداری اشاریتی عامل 3.5 تھا؛ جو جولائی 2018ء تا اگست 2021ء کے دوران کم ہو کر 2.7 رہ گیا؛ اور پھر ستمبر 2021ء میں بڑھ کر 3.2 تک جا پہنچا۔ اس اشاریتی عامل کو فضائی، بحری اور متعلقہ صنعتوں میں نقل و حمل کی مختلف فرموں میں کرائے جانے والے سرویز سے اخذ کیا گیا ہے۔

[6] جولائی تا ستمبر کے دوران بالٹک ڈرائی اشاریے کے تحت سال بسال گلوبل شپنگ لاگت دگنی سے زائد ہوگئی (گذشتہ برس کے 1526 اوسط اشاریہ پوائنٹس سے بڑھ کر 3727 پوائنٹس تک پہنچ گئی)۔ جولائی تا ستمبر 2021ء جامع کنٹینر کی نشانیہ باربرداری کے تحت عالمی کنٹینر اشاریے (ڈبلیو سی آئی) کے مطابق 40 میٹرک ٹن شپنگ کی اوسط لاگت سال بسال بنیاد پر تگنی سے زائد یعنی 2297 ڈالر سے بڑھ کر 9836 ڈالر تک جا پہنچی (ماخذ: بلومبرگ)۔

[7] جولائی تا ستمبر 2021ء میں، خالص بنیاد پر، تعلیمی اخراجات کی زرِ مبادلہ میں ادائیگیاں بڑھ کر 56.7 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 28.5 ملین ڈالر تھیں۔ جولائی تا ستمبر 2019ء میں کووڈ19 وبا پھیلنے سے قبل زرِ مبادلہ میں ان ادائیگیوں کا حجم 22.9 ملین ڈالر تھا۔

باعث طلبا کو بیرون ملک جاکر بالمشافہ تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا۔ اس رجحان کے تحت زرمبادلہ میں تعلیمی نوعیت کی ادائیگیاں بھی بڑھیں۔

آخراً، اطلاعی اور ابلاغی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کی خدمات کے حوالے سے ملکی خالص برآمدات میں مسلسل اضافہ ہوا، جو 62.1 فیصد سال بسال نمو کے توسط سے بڑھ کر 498.0 ملین ڈالر ہوگئیں؛ زرمبادلہ کی آمدنی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، اسی عرصے میں ملک کو چاول جیسی روایتی برآمدات سے 437.1 ملین ڈالر حاصل ہوئی۔ کووڈ وبا پھیلنے کے آغاز سے ہی آئی سی ٹی برآمدات مسلسل بڑھ رہی ہیں کیونکہ فاصلاتی کام کاج اور ای لرننگ بندوبست کے وسیلے سے پاکستانی فرموں اور فری لانسرز نے ٹیکنالوجی سے متعلق خدمات کی عالمی طلب میں اپنا حصہ لیا۔ اس عرصے میں تقریباً تمام زمروں بشمول سافٹ ویئر کنسلٹینسی، کال سینٹرز اور ٹیلی کام خدمات میں آئی سی ٹی برآمدات بڑھ گئیں۔ حکومت اور اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک تیزی سے ابھرتے ہوئے اس خدماتی زمرے کو فروغ دینے کے لیے سرگرم عمل ہیں، جس میں برآمدی آمدنی کی رقوم اور ٹیکس میں سہولتیں اور مراعات شامل ہیں۔

5.3 مالی کھاتہ

جولائی تا ستمبر ملک میں خالص رقوم کا بہاؤ بڑھ کر 5.9 ارب ڈالر تک جا پہنچا، اس کے برعکس آئی ایم ایف کی قرض واپسی کا حساب لگانے کے بعد مجموعی طور پر م س 21ء میں 600 ملین ڈالر کا انخلا ہوا۔ سب سے زیادہ رقوم کا انخلا اگست 2021ء میں آئی ایم ایف کی جانب سے خصوصی ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آر) کے اختصاص (2.8 ارب ڈالر) کے باعث ہوا، اس کے بعد جولائی 2021ء میں یوروبانڈز میں تقریباً 1.0 ارب ڈالر کی ٹیپ اجرا (ٹیپ ایشونس) کا نمبر آتا ہے۔ مزید برآں، ملک میں کثیر فریقی اور کمرشل ذرائع سے بڑی حد تک بلند بیرونی مالکاری حاصل ہوئی، اس کے برخلاف گذشتہ برس خالص واپسی ہوئی۔ اس عرصے میں ان ذرائع سے رقوم کی آمد نے خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 4.1 فیصد کمی کی تلافی کردی۔

بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری

م س22ء کی پہلی سہ ماہی پاکستان میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم 4 فیصد کم ہو کر 439.1 ملین ڈالر رہ گئیں، جو گذشتہ برس 457.6 ملین ڈالر تھیں (**جدول 5.4**)۔ تمام شعبوں میں یہ تنزلی قدرے وسیع البنیاد تھی، اگرچہ بجلی کے شعبے – جس کا گذشتہ چند برسوں سے بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری میں اغلب حصہ تھا – کا اس تخفیف میں سب سے بڑا حصہ رہا۔

بجلی کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 33.9 فیصد کم ہو کر 131.1 ملین ڈالر رہ گئی۔ سہ ماہی کے دوران بجلی کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور بجلی کے زمرے میں آئی۔ یہاں دو عوامل پیش پیش ہیں۔ اوّل، ملک کے بجلی کے شعبے میں آنے والی بیشتر سرمایہ کاری سی پیک کے پہلے مرحلے میں آئی۔ جیسا کہ یہ منصوبے مکمل ہو کر آپریشنل ہو چکے ہیں، چنانچہ اس شعبے میں چینی سرمایہ کاری کم ہوگئی۔ دوم، دوسرا پہلو ممکنہ طور پر ماحولیاتی تحفظ کے خدشات کے پیشِ نظر کوئلے کے استعمال میں کمی (بشمول بجلی کی پیداوار) کی سرگرم عالمی پالیسی کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ جس سے دنیا بھر، بشمول ممکنہ طور پر پاکستان میں بھی، کوئلے سے چلنے والے بجلی کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی ہوئی۔[8]

بجلی کے شعبے کے برخلاف اطلاعی ابلاغی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 90.5 ملین ڈالر سال بسال اضافے سے 88.4 ملین ڈالر ہوگئی، گذشتہ برس تھوڑی سی خالص رقوم کا انخلا ہوا تھا۔ آئی سی ٹی کے زمرے میں بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کے سبب آئی ٹی خدمات کی فرموں میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا، زیادہ تر سرمایہ کاری چین، جرمنی اور متحدہ عرب امارات سے

8 تحقیقی مرکز برائے توانائی اور شفاف ہوا (Centre for Research on Energy and Clean Air) کی رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے کہ "جون 2021ء میں جی 7 ممالک نے اعلان کیا تھا کہ وہ اُس سال کے اختتام تک بیرون ملک کوئلے کے تمام منصوبوں کے لیے نئی مالکاری کی فراہمی ترک کردیں گے، اس کے ساتھ ساتھ ترقی پذیر ممالک میں پائیدار ترقی کو سہارا دینے کے لیے 'کلین گرین انی شیٹو' سے متعلقہ اقدامات پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔۔۔ اپریل 2021ء میں امریکی ماحولیاتی سمٹ میں، [چین]، نے راہداری منصوبے (بی آر آئی) کے حوالے ماحول دوست تعمیرات کے عزم کا اعادہ کیا۔ ماخذ: اووسیز کول بریفنگ؛ تحقیقی مرکز برائے توانائی اور شفاف ہوا (2021ء)۔

آئی۔ آئی ٹی کے شعبے میں جرمنی سے ٹیک انکیوبیٹر میں؛ ایک بڑی ٹیلی کام کمپنی جس کے اکثریتی حصص متحدہ عرب امارات کے پاس ہیں؛ ٹیلی کام اور صارفی استعمال کے برقی آلات ساز چینی ادارے میں سرمایہ کاری آئی۔

اس ضمن میں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ پاکستان کی ڈجیٹل خدمات کی فرمیں اور ٹیکنالوجی انٹرپرینیورز اپنی برآمدات میں مسلسل اضافہ کررہے ہیں اور اب ٹیکنالوجی پر مبنی اسٹارٹ اپس کی طرف آنے والی عالمی سرمایہ کاری میں اضافے سے بھی فیضیاب ہورہے ہیں۔ بالخصوص کووڈ 19 کے پھیلنے کے بعد غیر ملکی سرمایہ کار پاکستان کے مواصلاتی شعبے میں سرمایہ کاری کے خواہاں ہیں، جس کی بڑی وجہ ملک میں ٹیلی کام گنجائش میں مسلسل اضافے کے ہمراہ عالمی وبا کے باعث ڈجیٹل خدمات کی طلب بڑھنا ہے۔[9] پاکستان میں زرمبادلہ کے ضوابط میں حالیہ تبدیلی کا مقصد بھی ان خدماتی فرموں اور اسٹارٹ اپس کو سہولت دینا تھا تاکہ وہ اپنے آپریشنز اور عالمی سطح پر موجودگی بڑھا سکیں۔ اس ضمن میں ذیل میں درج **باکس 5.1** میں کچھ حالیہ پیش رفتیں بیان کی گئی ہیں۔

باکس 5.1: پاکستان میں اسٹارٹ اپ فرمیں–بیرونی سرمایہ کاری کو مائل کرنے کا سبب بن رہی ہیں[10]

کووڈ 19 وبا کے پھیلاؤ اور اس کے باعث سماجی فاصلہ اختیار کرنے اور تحدیدی اقدامات کا ایک بڑا نتیجہ ڈجیٹائزیشن کی رفتار بڑھنے کی صورت میں برآمد ہوا۔ ایک تحقیق کے مطابق وبا شروع ہونے کے بعد صرف جنوبی ایشیا میں 70 ملین افراد ڈجیٹل صارف بنے۔[11] اگرچہ ای کامرس اور آن لائن تعلیمی پلیٹ فارمز میں انٹرنیٹ کا زیادہ استعمال ہوا، تاہم وبائی حالات نے دیگر اقسام کی خدمات بشمول مالی ٹیکنالوجی (فن ٹیک) اور نقل و حمل (لاجسٹک) کی کمپنیوں کو ڈجیٹائز کرنے کے عمل کو بھی تحرک بخشا۔ ان میں سے کئی خدمات کا مقصد ترقی پذیر ممالک کے ساختی عدم توازن کے امور، جیسے مالی شمولیت، مالی رسائی میں صنفی تفاوت، اور خردہ شعبے میں کارکردگی کا فقدان اور لاجسٹکل کنکٹی وٹی کے مسائل حل کرنا ہوتا ہے۔ ان امور میں ڈجیٹل حل پیش کرنے والی فرمیں بین الاقوامی سرمایہ کاروں کے لیے باعثِ کشش ہیں اور خاصی بڑی بیرونی مالکاری حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہیں۔ اسٹارٹ اپس کے اندر ڈیولپمنٹ کے مختلف مراحل میں، بشمول ابتدائی مراحل، اور وہ جن کے پاس صارفین کی ایک تعداد اور آمدنی ہے، سرمایہ کاری کا بہاؤ آرہا ہے، جیسا کہ **شکل 5.1.1** میں دکھایا گیا ہے۔

9 م س22ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان میں براڈ بینڈ کی گنجائش 46.9 فیصد سے بڑھ کر 49.1 فیصد تک جا پہنچا (ماخذ: پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی)۔

10 اس باکس میں انویسٹ ٹو انوویٹ، (آئی 2 آئی) پاکستان میں اسٹارٹ اپس کو فروغ دینے میں مشغول فرم، کے 'ڈیل فلو ٹریکر' سے حاصل شدہ اعداد و شمار سے استفادہ کیا گیا ہے۔ آئی 2 آئی کا ڈیٹا اور درجہ بندی 15 نومبر 2021ء کی ہیں۔ ان اعداد و شمار میں بنیادی طور پر فرموں کی از خود اعلان کردہ سرمایہ کاری شامل ہے۔ ضروری نہیں ان اعداد و شمار میں پاکستان میں کسی مخصوص عرصے میں آنے والی سرمایہ کاری کی اصل رقم درج ہو۔ اس تجزیے کے تحت جن ڈیلز میں یہ چار عوامل - فرم کا نام، سرگرمی کا شعبہ، اعلان کردہ سرمایہ کاری کی رقم اور غیر ملکی سرمایہ کار کا نام (فنڈ یا انفرادی فریق) - نہ پائے جاتے ہوں، وہ 'ڈیل فلو ٹریکر' کے، 15 نومبر تک کے ڈیٹا بیس، میں دستیاب نہیں ہیں۔ آخراً، چونکہ اس باب کی توجہ بیرونی شعبے کی جانب ہے، اس تجزیے میں ملکی مخاطرہ سرمایہ فرموں یا دیگر ملکی سرمایہ کاروں کے سودے شامل نہیں ہیں۔

11 رپورٹ کے مطابق 'ڈجیٹل صارف' کی تعریف ایسا شخص ہے جس نے گذشتہ 12 ماہ میں کم از کم ایک مرتبہ آن لائن کوئی مصنوعہ خریدی ہو۔ ماخذ: جنوبی ایشیا، دی ہوم فار ڈجیٹل ٹرانسفارمیشن (2021ء)۔ فیس بک اور بین اینڈ کمپنی۔

شکل 5.1.1: اسٹارٹ اپس میں سرمایہ کاری کے حصول کے اہم مراحل

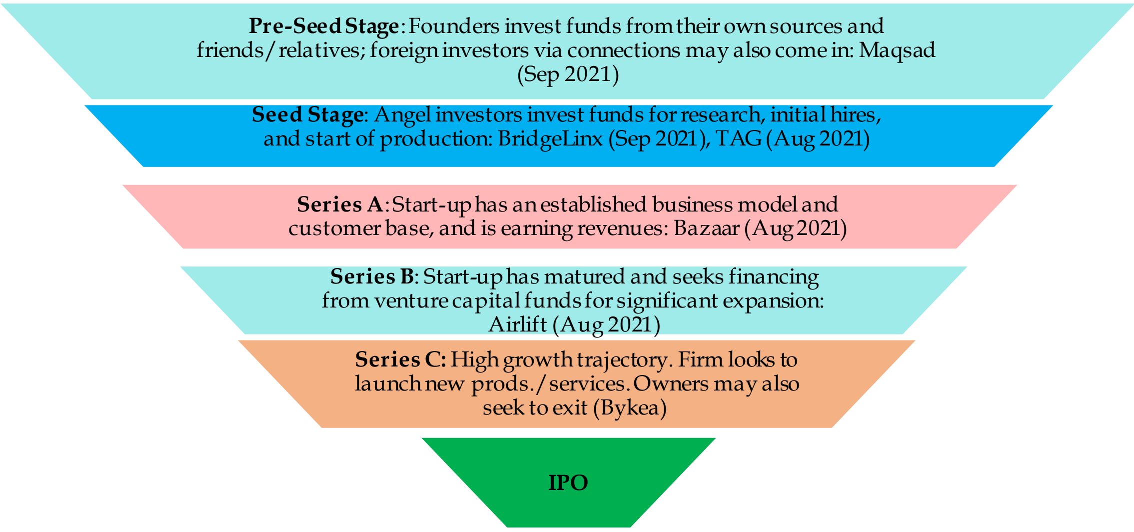

عالمی سطح پر متبادل اثاثوں، بشمول اسٹارٹ اپس، میں بلند سرمایہ کاری ایک بڑی وجہ ترقی یافتہ معیشتوں میں بڑی حد تک زری نرمی ہے، جو عالمی سرمایہ منڈیوں کی سیالیت پر منتج ہوئی۔ بڑی انتظامِ اثاثہ فرموں (ایسٹ مینجمنٹ) کی ذیلی مخاطرہ سرمایہ فرمیں اپنی سرمایہ کاری کو ٹیکنالوجی کے شعبے میں لگا رہی ہیں، جبکہ خصوصی اور ٹیکنالوجی پر مبنی مخاطرہ سرمایہ فرمیں اب نئی منڈیوں اور مختلف شعبوں میں اپنے پر پھیلا رہی ہیں۔[12] مالی میدان میں بڑے کمرشل بینک اپنی ڈیجیٹل مصنوعات سازی کے لیے بڑے پیمانے کی ادارہ جاتی کوششیں کرنے کے بجائے پوری کی پوری فن ٹیک کمپنیاں خرید رہے ہیں۔

شکل 5.1.2: پاکستانی اسٹارٹ اپس میں اعلان کردہ بیرونی سرمایہ کاری*

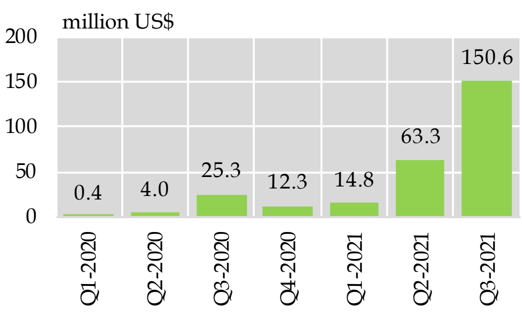

*Data extracted on November 15, 2021. Investment announcements by firms.
Source: Invest2Innovate (for data)

یہ امر خوش آئند اور قابل ذکر ہے کہ کووڈ وبا پھیلنے کے بعد سے پاکستانی فرموں نے مخاطرہ سرمائے کی بین الاقوامی فرموں اور اینجل انویسٹمنٹ فنڈز کی سرمایہ کاری کے حوالے سے بھرپور رغبت سے فائدہ اٹھایا اور بیرونی کے ساتھ ساتھ ملکی سرمایہ کاروں سے بھی مالکاری حاصل کی۔ انویسٹ ٹو انوویٹ (آئی 2 آئی) کی جانب سے مرتب کردہ اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا ستمبر 2021ء میں کُل آٹھ پاکستانی اسٹارٹ اپس نے 150 ملین ڈالر مالیت کی بیرونی سرمایہ کاری کے حصول کا اعلان کیا (**شکل 5.1.2**)۔[13] مزید بر آں، یہ سرمایہ کاری 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں کووڈ وبا پھیلنے کے بعد سے مسلسل بڑھ رہی ہے۔ دریں اثنا، شعبہ وار تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلان کردہ سرمایہ کاری میں سب سے بڑا حصہ شعبہ ٹرانسپورٹ کا ہے (**شکل 5.1.3**)، اگرچہ یہ ایک فرم کی بڑی مالیت کی ٹرانزیکشن کے باعث ہوا؛ تاہم بیرونی

[12] پچ بُک کے ڈیٹا کے مطابق، غیر روایتی مخاطرہ فنڈز کی سرمایہ یہ ہے (جیسے گذشتہ چھ ماہ میں پیش بندی 'ہیج'، میوچول اور پنشن فنڈز اور امریکہ میں ریاستی ویلتھ فنڈز کا حکم 100 ارب ڈالر تک جا پہنچا)۔ اس کی نسبت 2020ء میں اسٹارٹ اپس کے اندران فنڈز کا ادخال 103 ارب ڈالر تھا، اور گذشتہ پانچ برسوں میں (19-2015ء) اس کا اوسط حجم 57.8 ارب ڈالر رہا تھا۔

[13] جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ اس جائزے میں صرف بیرونی سرمایہ کاری کے حامل اسٹارٹ اپس کے ڈیٹا کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے، جسے **شکل 5.1.2** اور **شکل 5.1.3** میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

شکل 5.1.3: 2020ء کی پہلی سہ ماہی سے 2021ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پاکستانی اسٹارٹ اپس کی اعلان کردہ بیرونی سرمایہ کاری

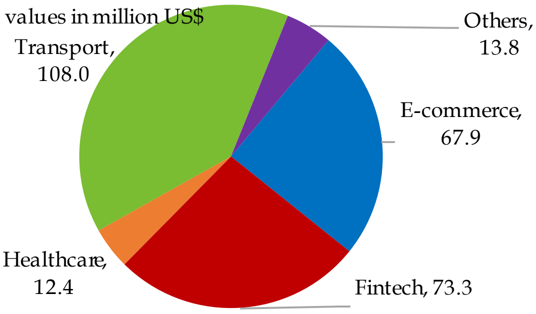

Source: Invest2Innovate (for data)

سرمایہ کاری کو راغب کرنے والے فرموں کی بڑی تعداد کے اعتبار سے فن ٹیک کا زمرہ غالب رہا، جس کے بعد ای کامرس کا نمبر آتا ہے۔

پاکستانی اسٹارٹ اپس میں اعلان کردہ سرمایہ کاری بڑھانے میں کئی عوامل نے اپنا کردار ادا کیا۔

پاکستانی اسٹارٹ اپس خردہ فروشی، ٹرانسپورٹ اور نقل و حمل کے زمروں کے مسائل کے حل کے لیے کوشاں ہیں: پاکستانی اسٹارٹ اپس جنہوں نے اب تک سب سے زیادہ غیر ملکی دلچسپی حاصل کی ہے، ان میں بیشتر وہ ہیں جو خردہ خریداری کے تجربے کو بہتر بنانے کے لیے ڈجیٹل حل کی پیشکش کررہے ہیں۔ اس حوالے سے فرموں کو دوبڑے گروپس میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: وہ جو صارفین کو براہ راست پرچون کے سودے کی فراہمی کی خدمات پیش کررہے ہیں اور دوسرے جو کاروبار تا کاروبار (بی ٹو بی) رابطوں اور ٹرانزیکشن میں سہولت کے لیے ڈجیٹل پلیٹ فارموں کی پیشکش کررہے ہیں۔ دوسرے گروپ میں زیادہ فرموں کی شمولیت دکھائی دیتی ہے، یہ فرمیں وسیع خدمات فراہم کرتی ہیں، جن میں چھوٹے خردہ فروشوں کو ایک پلیٹ فارم پر (مختلف رسد کنندگان سے روایتی طور پر انوینٹری کا بندوبست کرنے کے بجائے) بہت سے رسد کنندگان (بشمول ایس ایم ایز) کے منسلک کرنا؛ ویئرہاؤس کی سہولت؛ اور ڈجیٹل بُک اور مصنوعات کے ریکارڈ کو محفوظ رکھنے کی خدمات کی فراہمی شامل ہے۔ ان فرموں میں سے کچھ فرمیں اپنے پلیٹ فارموں سے آرڈر کی گئی مصنوعات پہنچانے کی خدمات کا بھی بندوبست کرتی ہیں۔

اس حوالے سے ٹرانسپورٹ اور نقل و حرکت کے زمرے سے قریب سے منسلک ہیں: سرمایہ کاری کا حالیہ اعلان باربرداری خدمات کی فراہم کنندہ ایک فرم نے کیا، جو ٹرک آپریٹروں کے فلِیٹ کے ذریعے اشیاساز اداروں اور صنعتی فرموں-ایف ایم سی جیز، سیمنٹ اور ٹیکسٹائل فرمیں-کو ایک دوسرے سے جوڑتی ہے۔

فن ٹیک فرموں میں بھرپور دلچسپی لی جارہی ہے: جیسا کہ **شکل 5.1.3** سے ظاہر ہے، فن ٹیک فرمیں بیرونی سرمایہ کاروں کی سب سے زیادہ توجہ حاصل کرنے والے زمروں میں دوسرے نمبر ہیں۔ یہ فرمیں ملک کے بینکاری منظرنامے میں واضح کمی کو پورا کرنے کے ابتدائی دور میں ہیں۔[14] بہت سے اسٹارٹ اپس نے ڈجیٹل پلیٹ فارموں کے ذریعے، ابھی خریدیں اور ادائیگی بعد میں کریں اور پیشگی اجرتوں کی فراہمی کی شکل میں، صارفین کو قلیل مدتی قرضوں کی پیشکش شروع کردی ہے۔

دریں اثنا، دو فن ٹیک فرموں نے اسٹیٹ بینک سے برقی زری ادارے (ای ایم آئی) کا لائسنس حاصل کرنے کے بعد بیرونی سرمایہ کاروں کی دلچسپی حاصل کرلی ہے اور وہ صارفین کے ساتھ ساتھ کاروباری اداروں کو بھی برقی زر (ای منی) والٹ خدمات کی پیشکش کررہے ہیں۔ اس قسم کی دیگر فرمیں جنہوں نے بیرونی سرمایہ کاروں سے فنڈز کے حصول میں کامیابی کا اعلان بھی کیا ہے، وہ ابتدائی مراحل میں ہیں، یا تو انہوں نے اپنے منصوبوں کی اصولی منظوری حاصل کرلی ہے یا انہیں آزمائشی آغاز کی منظوری ملی ہے۔ ان فرموں نے ایسے ڈجیٹل پلیٹ فارمز بنائے ہیں، جن کے ذریعے صارفین رقم وصول اور منتقل، اور کئی اقسام کی ادائیگیاں کرسکتے ہیں۔ کچھ فن ٹیک فرمیں پیشگی اجرت کی سہولت کے تحت صارفین کو کریڈٹ کارڈ کی بھی پیشکش کررہی ہیں۔

14 اگرچہ پاکستان میں مالی شمولیت بہتر ہوئی ہے، تاہم ہمارا ملک خطے کی دیگر معیشتوں سے اب بھی پیچھے ہے۔ جون 2017ء تک پاکستان میں بینک اکاؤنٹ کی حامل بالغ آبادی (15 سال کی عمر سے زائد) 21.3 فیصد ہے، جو پست اور متوسط آمدنی والے (63.0 فیصد) ممالک اور جنوبی ایشیا (69.6 فیصد) کی اوسط سے بڑی حد تک کم ہے۔ ماخذ: عالمی مالی شمولیت اعدادوشمار، عالمی بینک۔

ملکی آئی ٹی فرموں بشمول اسٹارٹ اپس اور فری لانسرز ، کو سہولت دینے کے لیے ضوابطی تبدیلیاں: اسٹیٹ بینک نے ملک کی زرمبادلہ آمدنی کے ذرائع متنوّع بنانے اور ڈجیٹائزیشن کی حالیہ مہم میں سہولت دینے کی غرض سے زرمبادلہ کے ضوابط میں کئی تبدیلیاں کر دی ہیں۔ قابلِ اطلاق پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے، ان بڑی ضوابطی تبدیلیوں سے ملکی فرموں کو درج ذیل امور کی اجازت ملے گی:[15]

- بیرون ملک ہولڈنگ کمپنیاں قائم کرکے بیرون ملک اپنے قدم جمانا؛
- ابتدائی سرمایہ جاتی اور آپریشنل اخراجات کی ضروریات کے لیے پاکستان سے باہر زرمبادلہ کی ترسیل؛ اور
- اپنا کاروبار بڑھانے کے لیے غیر ملکی کمپنی میں ایکویٹی حصہ حاصل کرنے کی خاطر پاکستان سے باہر زرمبادلہ کی ترسیل۔

ایک اور بڑی ضوابطی تبدیلی کسی اسٹارٹ اپ میں ایکویٹی حصہ حاصل کرنے کے لیے بیرونی فنڈز کی بابت آسانی سے متعلق ہے۔ علی الخصوص، مئی 2021ء میں اسٹیٹ بینک نے پاکستانی اسٹارٹ اپس کو قابلِ منتقل قرضہ جاتی آلات کے ذریعے بیرونی سرمایہ کاروں سے فنڈز کے حصول کی اجازت دیدی، جنہیں بعد میں ایکویٹی حصے میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔[16] دنیا بھر میں ایسی ٹرانزیکشن ہونا عام بات ہے، کیونکہ ابتداً، مخاطرہ فنڈز کے ذریعے اسٹارٹ اپ کو قرضہ ملتا ہے، اور اگر اسٹارٹ اپ توانا ہو جائے اور مستعدی سے آمدنی کے حاصل کرنے کے قابل ہو جائے تو پھر وہ قرضہ ایکویٹی حصے میں بدل جاتا ہے۔ اس ضوابطی تبدیلی سے بیرونی سرمایہ کاروں کو پاکستانی اسٹارٹ اپس میں سرمایہ کاری کی ترغیب دلانے میں مدد ملے گی۔

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے پاکستانی کاروباری اداروں کے لیے ضوابطی رکاوٹیں ختم کر دی ہیں، تاکہ وہ اپنے صارفین کو بلاتعطل خدمات کی فراہمی کے لیے بڑی عالمی ٹیک فرموں کی خدمات حاصل کرسکیں۔ مرکزی بینک نے فری لانسروں کے لیے منی ٹرانسفر آپریٹرز جیسے ویسٹرن یونین، منی گرام اور پے یونیر کے ذریعے بیرون ملک سے رقوم کی وصولی بھی آسان بنادی ہے۔[17]

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

جولائی تا ستمبر 2021ء میں پاکستان میں 879 ملین ڈالر کی خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری آئی، جبکہ گذشتہ برس 145 ملین ڈالر کا انخلا ہوا تھا۔ امسال رقوم کی ساری آمد قرضہ جاتی تمسکات سے حاصل ہوئی، جبکہ ایکویٹی تمسکات میں رقوم کا انخلا درج کیا گیا۔

پاکستان نے عالمی وسط مدتی نوٹ پروگرام کے تحت ٹیپ اجرا کے ذریعے یوروبانڈز سے ایک ارب ڈالر حاصل کیے؛ یہ پروگرام قرضے کے لیے تمسک جاری کرنے والوں کو قدرے مختصر نوٹس پر بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں تک رسائی کے حصول میں مدد دیتا ہے۔ ایسا اس لیے ہے کیونکہ بنیادی قانونی اور ضوابطی دستاویزات کو صرف ایک مرتبہ تیار کرنا پڑتی ہیں، نئے قرضے کے لیے تمسک کے اجرا سے پہلے ان کی بس تازہ کاری کر دی جاتی ہے۔ ملک کو اپریل 2021ء میں یوروبانڈز سے 2.5 ارب ڈالر کی رقوم حاصل ہوئیں، جو اِس نوٹ پروگرام کے تحت جاری کیے گئے تھے۔ جولائی 2021ء میں پاکستان نے ٹیپ ایشونس کے ذریعے 5، 10 اور 30 سالہ بانڈز کے ذریعے رقوم حاصل کیں، جبکہ مارچ 2021ء کی نسبت امریکی ٹریژری بانڈز کی یافت کے نشانیے میں کمی سے فائدہ اٹھایا (**جدول 5.5**)۔

قرضہ جاتی تمسکات کے برعکس سہ ماہی میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کے ایکویٹی تمسکات سے رقوم کا انخلا جاری رہا، جس کا حجم 100 ملین ڈالر رہا۔ اس حالیہ رجحان کی وضاحت دو عوامل سے ہوتی ہے۔ اوّل، ترقی یافتہ معیشتوں بالخصوص امریکہ میں زری پالیسی کی توقعات معمول پر آنا ابھرتی ہوئی معیشتوں، جنہیں قدرے

---

15 فروری 2021ء میں ایف ای سرکلر نمبر 1 برائے 2021ء کے ذریعے تبدیلیاں کی گئیں۔ سرکلر میں فرموں کے لیے تفصیلی معیار اور لین دین کی حد بھی فراہم کی گئی، جن کے ذریعے وہ ضوابطی تبدیلیوں سے استفادہ کرسکتی ہیں۔

16 اسٹارٹ اپس کے لیے قابل منتقل حدود کے اجرا کے ہمراہ مالکاری کی لاگت اور مدت کی تحدید کی تفصیلات کے حوالے سے اہلیت کا معیار ایف ای سرکلر نمبر 4 برائے 2021ء میں درج ہے۔

17 اسٹیٹ بینک نے فروری 2020ء میں ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 3 برائے 2020ء کے ذریعے پاکستانی فری لانسروں کی بذریعہ منی ٹرانسفر آپریٹرز زرقوم موصول کرنے کی فی کَس ماہانہ حد 1500 ڈالر سے بڑھا کر 25 ہزار ڈالر کر دی۔

شکل 5.4: جولائی تا ستمبر 2021ء میں ایکویٹی منڈی کی کارکردگی

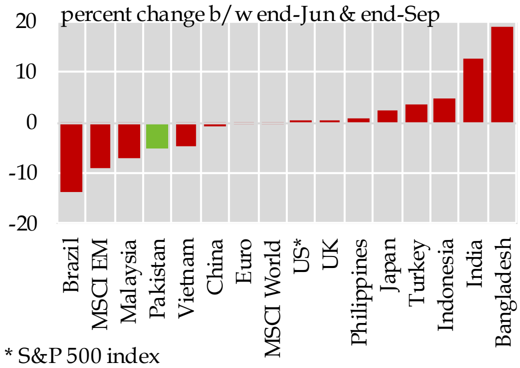

* S&P 500 index
Source: Bloomberg

خطرے کا حامل سمجھا جاتا ہے جیسے پاکستان، سے سرمائے کے انخلا کی وجہ بنا۔[18] دوم، جولائی تا ستمبر 2021ء میں چند ترقی یافتہ معیشتوں کے ہمراہ کچھ ابھرتی ہوئی معیشتوں نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جس سے عالمی سرمایہ کاروں کو پاکستان اسٹاک ایکس چینج کی بہ نسبت سرمایہ کاری کے زیادہ پُرکشش مواقع میسر آئے (شکل 5.4)۔

درحقیقت سہ ماہی کے دوران آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی سے متعلق غیر یقینی صورتِ حال، جاری کھاتے سے ابھرنے والے دباؤ اور مہنگائی کے باعث پاکستان اسٹاک ایکس چینج پر دباؤ آگیا۔ مزید برآں، نیشنل کلیئرنگ کمپنی پاکستان کے اعدادوشمار سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد بڑے شعبوں، جیسے بینکوں، سیمنٹ اور کھاد، سے پاکستانی تمسکات فروخت ہوئے (**شکل 5.5**)۔ تاہم، سہ ماہی کے دوران فہرستی آئی سی ٹی فرمیں غیر ملکی سرمایہ کاروں کو بڑی حد تک اپنی طرف راغب کرتی دکھائی دیں۔

خالص واجبات

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان میں بیرونی قرضوں اور واجبات کی خالص رقوم کی آمد 4.3 ارب ڈالر تک جاپہنچی، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 0.02 ارب ڈالر کی خالص واپسی کی گئی تھی؛ آئی ایم ایف کو واجب الادا واپسی کا

جدول 5.5: 2021ء میں پاکستان کے جاری کردہ یوروبانڈز

مدت	کوپن (فیصد)	نشانیہ* (فیصد)	حاصل شدہ رقم (ارب ڈالر)
مارچ 2021ء			
5 سال	6.0	0.8	1.0
10 سال	7.4	1.6	1.0
30 سال	8.0	2.3	0.5
جولائی 2021ء			
5 سال	5.9	0.8	0.3
10 سال	7.1	1.3	0.4
30 سال	8.5	1.9	0.3

* یکساں مدت کے یوایس ٹریژری بانڈز کی اوسط یافت

ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن وزارت، یوای فیڈرل ریزرو

حساب لگانے کے بعد سہ ماہی میں کثیر فریقی اور کمرشل ذرائع سے بڑی رقوم موصول ہوئیں (**شکل 5.6**)۔

کثیر فریقی ذرائع جیسے ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک سے قرضے کووڈ ویکسین کی خریداری اور بجلی اور انفراسٹرکچر کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے موصول ہوئے۔ اسی اثنا میں، دوطرفہ مالکاری کے اعتبار سے سڑکوں کے جاری انفراسٹرکچر منصوبوں کی بیشتر فنڈنگ کے لیے چین سے قرضے ملے۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک کو 457.5 ملین ڈالر (مجموعی طور پر) مالیت کے بھی کمرشل قرضے ملے، جن کا حجم گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 335 ملین ڈالر تھا۔

5.4 زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ

جولائی تا ستمبر 2021ء میں رقوم کی بلند آمد کے باعث ملک میں زرمبادلہ کے ذخائر میں 1.6 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا اور آخر ستمبر تک ان کا حجم 26.0 ارب ڈالر تک جاپہنچا۔ اعدادوشمار کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 2.0 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا، جبکہ کمرشل بینکوں کے ذخائر میں 0.4 ارب ڈالر کی کمی آئی۔

---

18 مثلاً، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کے لیے پانچ سالہ قرضہ ڈیفالٹ تبدّل (سی ڈی ایس) کی شرح اوسطاً 423.8 بیسس پوائنٹس ہے، جو اِسی عرصے میں ترکی (394.7 بی پی ایس)، چین (39.2 بی پی ایس) اور بھارت (80.2 بی پی ایس) سے زیادہ تھی (بلومبرگ)۔

شکل 5.5: جولائی تا ستمبر 2021ء میں بیرونی سرمایہ کاروں کی پاکستان اسٹاک ایکس چینج میں خریداری(+)/ فروخت(-)کی شعبہ وار تفصیل

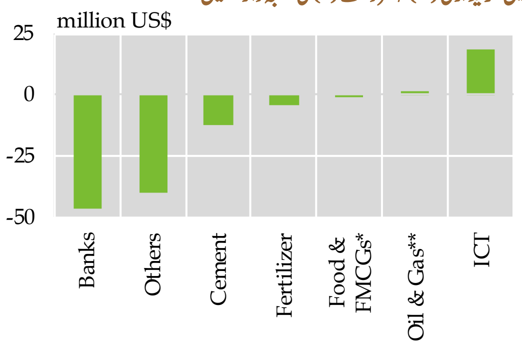

*incl. personal care items; **OMCs & exploration firms
Source: National Clearing Company of Pakistan Ltd.

اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بنیادی طور پر یورو بانڈز کی ٹیپ ایشونس اور آئی ایم ایف کی جانب سے ایس ڈی آر کے اضافی اختصاص کے باعث مجموعی طور پر 3.8 ارب ڈالر کی رقوم ملنے سے بڑھے۔ ان رقوم، مع دستیاب کثیر فریقی اور کمرشل مالکاری، کے باعث اسٹیٹ بینک کو سہ ماہی کے دوران قرضوں کے واجبات کی ادائیگی کا موقع ملا۔

دوسری جانب، سہ ماہی میں کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ کے ذخائر میں تھوڑی سی کمی آئی۔ اس کا بنیادی سبب سہ ماہی میں بینکوں کے پاس موجود غیر ملکی کرنسی (ایف ای-25) ڈپازٹس سے بلند درآمدات کی ادائیگی ہے،[19] جبکہ آخر جون اور آخر ستمبر 2021ء کے درمیان ڈپازٹس کی سطح تقریباً برقرار رہی۔[20]

دریں اثنا، جیسا کہ پہلے تذکرہ کیا گیا ہے، سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے کے بلند خسارے کے باعث بین البینک منڈی میں روپے کی قدر کو دباؤ کا سامنا رہا۔ اسی موقع پر کئی ابھرتی ہوئی منڈیوں اور معیشتوں کی کرنسی کے مقابلے میں امریکی ڈالر

شکل 5.6: قرضے کی مجموعی تقسیم (سہ 1)

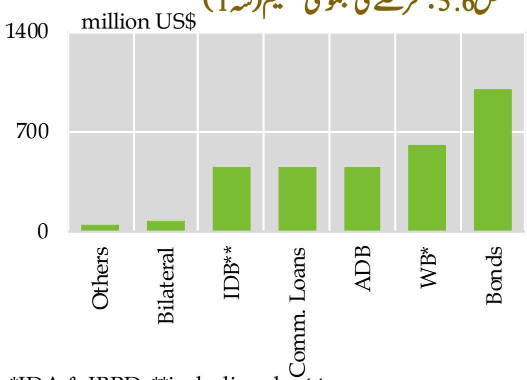

*IDA & IBRD; **including short term
Source: Economic Affairs Division, Ministry of Finance

کی قدر میں اضافہ ہوتا رہا۔ بلند مہنگائی کے پیشِ نظر فیڈرل ریزرو کی جانب سے زری بہاؤ میں کمی کی توقعات نے ڈالر کو دوسری کرنسیوں کے مقابلے میں مضبوط کیا۔ جب 2021ء کے اوائل سے آخر ستمبر کے تھوڑے سے وسیع تر منظر نامے میں دیکھا جائے تو روپے کی قدر میں کمی دیگر ترقی پذیر معیشتوں کی نسبت قدرے معتدل معلوم ہوتی ہے (**شکل 5.7الف**)۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ اوسط برابری کی بنیاد پر جنوری تا ستمبر 2020ء کی نسبت جنوری تا ستمبر 2021ء میں روپے کی قدر میں اوسطاً 1.9 فیصد اضافہ ہوا (**شکل 5.7ب**)۔

جولائی تا ستمبر 2021ء کے دوران حقیقی موثر شرح مبادلہ کے حوالے سے ابھرتی ہوئی منڈیوں نے تھوڑی سے ملی جلی تصویر کشی کی، یعنی کچھ معیشتوں کی کرنسیوں کی قدر میں اضافہ ہوا اور دیگر میں کمی آئی (**شکل 5.8**)۔ سہ ماہی کے دوران بیشتر ابھرتی ہوئی منڈیوں بشمول پاکستان میں قیمتیں بڑھ گئیں، جس کی عکاسی نسبتی اشاریہ قیمت (آر پی آئی) سے ہوتا ہے۔ تاہم نامیہ موثر شرح مبادلہ نے حقیقی موثر شرح مبادلہ کی سمت کے تعین میں بظاہر اغلب کردار ادا کیا۔ پاکستان میں بھی نامیہ موثر شرح مبادلہ میں کمی نے قیمتوں کے نسبتی دباؤ میں اضافے کو زائل کر دیا، جو سہ ماہی کے دوران حقیقی موثر شرح مبادلہ میں کمی پر منتج ہوا۔

[19] کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر، ان کے پاس موجود زرمبادلہ کے وہ ذخائر (ایف ای-ڈپازٹس) ہوتے ہیں، جن میں برآمد کنندگان اور/یا درآمد کنندگان کو اِن کی جانب سے زرمبادلہ میں فراہم کردہ تجارتی مالکاری کی رقم شامل نہیں ہوتی۔

[20] آخر جون اور آخر ستمبر 2021ء کے دوران بینکوں کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں 369 ملین ڈالر کی کمی آئی۔ تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایف ای-25 ڈپازٹس میں 98 ملین ڈالر کی تخفیف ہوئی، جبکہ اس عرصے میں بینکوں کی تجارتی مالکاری میں 271 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔

5.5 تجارتی کھاتہ[21]

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں تجارتی خسارہ 102.8 فیصد سال بسال اضافے سے 11.8 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں کووڈ وبا سے متعلق تجارتی سُست روی کے باعث تجارتی خسارہ کم ہو کر 5.8 ارب ڈالر رہ گیا (**شکل 5.9**)۔ م س 16ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد یہ دوسرا پست ترین تجارتی خسارہ ہے، جو م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں محدود درآمدی نمو (0.8 فیصد) اور برآمدات میں تھوڑی سی کمی (منفی 0.7 فیصد) سال بسال کے توسط سے حاصل ہوا تھا۔

گذشتہ سال کے برعکس م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں برآمدات 27.9 فیصد کے سال بسال اضافے سے بڑھ کر 6.9 ارب ڈالر تک جا پہنچیں، جس میں ٹیکسٹائل اور نان ٹیکسٹائل دونوں زمروں میں اضافہ ہوا۔ مثبت قیمتوں کے اثرات اور کپاس کی بلند قیمتیں ٹیکسٹائل مصنوعات کے بلند حجم کی وجہ بنیں۔ مزید برآں، سہ ماہی کے دوران وبائی دھچکے کے بعد اشیاسازوں اور برآمد کنندگان کے لیے حکومت کی سہولتی پالیسیوں نے بھی مجموعی برآمدی کارکردگی میں کردار ادا کیا۔

شکل 5.7 الف: جنوری تا ستمبر 2021ء میں ڈالر کی نسبت مبادلہ شرحوں میں تبدیلی

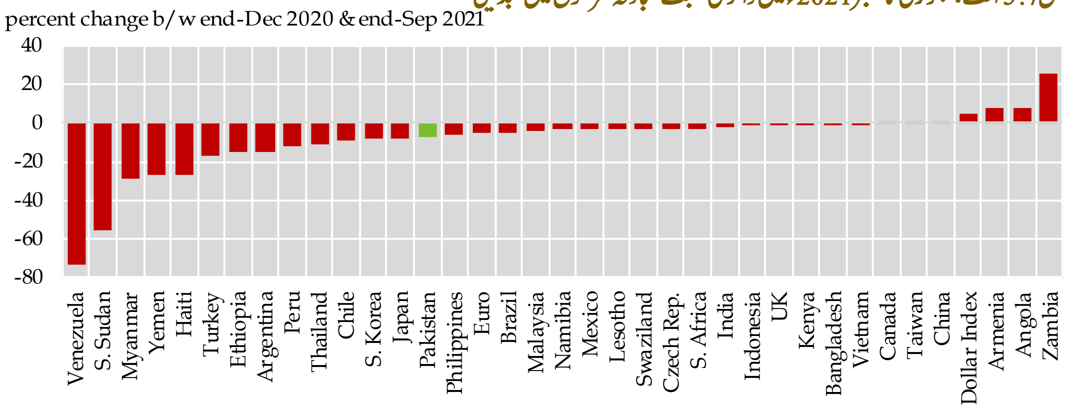

شکل 5.7 ب: جنوری تا ستمبر 2021ء میں ڈالر کی نسبت اوسط مبادلہ شرحوں میں تبدیلی

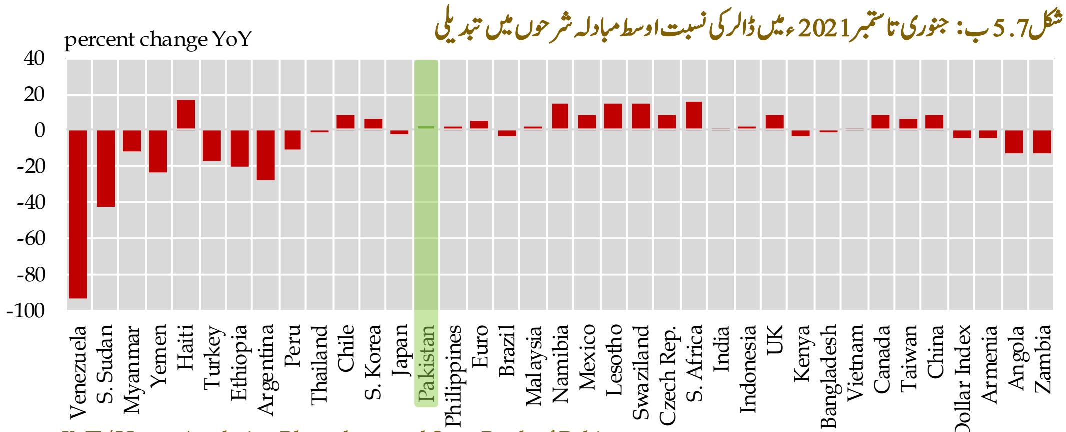

Sources: IMF/Haver Analytics, Bloomberg and State Bank of Pakistan

[21] یہ سیکشن پاکستان دفترِ شماریات کی رپورٹ کردہ اعداد و شمار کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے۔ اس سیکشن کی معلومات ادائیگیوں کے درج شدہ اعداد و شمار سے میل نہیں کھاتی، جسے **سیکشن 5.1** میں رپورٹ کیا گیا ہے۔ اعداد و شمار کے ان دو سلسلوں میں فرق سمجھنے کے لیے ضمیمہ برائے اعداد و شمار کی توضیح ملاحظہ کیجیے۔

شکل 5.8: جولائی تا ستمبر کے درمیان بڑی ابھرتی ہوئی معیشتوں میں حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تبدیلی*

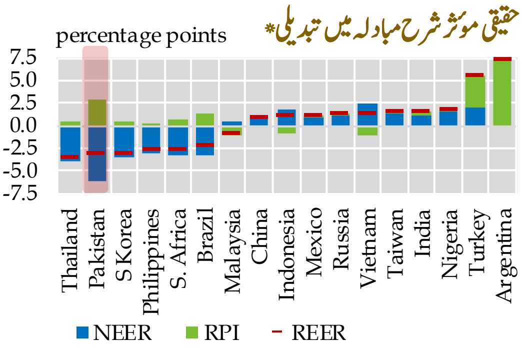

*JP Morgan Effective Ex. Rate Indices (CPI-deflated)
Source: Haver Analytics

برآمدات میں معقول بہتری کے باوجود دوسری جانب درآمدات میں بڑا اضافہ ہوا، جس نے م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں تجارتی خسارہ بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ درآمدات میں 66.1 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں توانائی کی مصنوعات، اور زرعی و کیمیائی مصنوعات کے گروپس (بشمول ادویات کی مصنوعات) نے درآمدی نمو میں اپنا بڑا حصہ ڈالا۔ اس کے ساتھ ساتھ مشینری کی درآمدات، غذا اور ٹرانسپورٹ گروپس بلند سطح پر رہے۔

برآمدات

کسٹم کے اعداد و شمار کے مطابق 27.9 فیصد سال بسال اضافے سے برآمدات 7.0 ارب ڈالر تک جا پہنچیں، اس کے برخلاف گذشتہ سال اس کے حجم میں 0.7 فیصد کی تھوڑی کمی آئی تھی۔ یہ برآمدات قبل از کووڈ وبا (م س 18ء تا م س 20ء) کے اوسط 5.3 ارب ڈالر کے حجم سے بھی 31 فیصد زائد ہیں، تاریخی طور پر یہ کسی بھی سہ ماہی میں دوسری بلند ترین برآمدات تھیں۔

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں برآمدی نمو وسیع البنیاد تھی کیونکہ اس میں اضافے کی وجہ ٹیکسٹائل اور نان ٹیکسٹائل مصنوعات دونوں تھیں۔ اگرچہ ٹیکسٹائل برآمدات میں گذشتہ برس کی 2.9 فیصد کی نسبت 27.4 فیصد کی نمو آئی، تاہم نان ٹیکسٹائل برآمدات نے بھی گذشتہ چند سہ ماہیوں کی بہ نسبت مجموعی نمو میں بڑا کردار ادا کیا (**شکل 5.10**)۔

شکل 5.9: تجارتی توازن کی تفصیلات

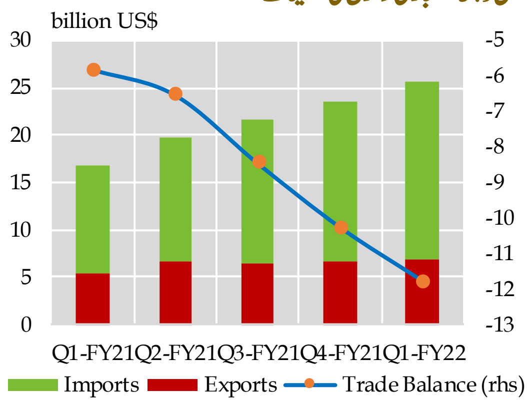

Source: Pakistan Bureau of Statistics

ٹیکسٹائل گروپ کی نمایاں مصنوعات میں: ملبوسات، گھریلو ٹیکسٹائلز اور دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات، سوتی دھاگہ اور کپڑا اور مصنوعی ریشے والی ٹیکسٹائل مصنوعات شامل ہیں۔ دوسری طرف نان ٹیکسٹائل زمرے کی اہم مصنوعات: چاول؛ پھل اور سبزیاں؛ کیمیائی اجزا اور ادویات؛ تیل کے بیج اور مغزیات شامل ہیں۔

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی طور پر اس کارکردگی کی وجہ برآمدی باسکٹ، بالخصوص ٹیکسٹائل شعبے سے؛ کی کچھ اہم مصنوعات کی بلند اکائی مالیتیں ہیں، تاہم کئی ایک مصنوعات کا برآمدی حجم بھی گذشتہ برس سے زائد تھا (**شکل 5.11**)۔

ٹیکسٹائل کے شعبے میں سال بسال بلند اکائی مالیتوں کو خام مال کی بلند لاگت سے منسوب کیا جاسکتا ہے، خاص طور پر کپاس کی ملکی اور عالمی منڈی میں قیمتیں، اس کے ساتھ ساتھ خام مال کی درآمدات پر باربرداری کے بین الاقوامی چارجز میں اضافے کے جزوی اثرات۔ پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات میں بلند اکائی مالیتوں کی وضاحت خام تیل کی بلند عالمی قیمتوں سے ہوتی ہے۔ خام تیل کی بلند قیمتیں کیمیائی اجزا اور پلاسٹک کے سازوسامان کی بلند یونٹ مالیتوں کی بھی وجہ بنیں۔

شکل 5.10: مجموعی برآمدات میں نمو کی تفصیل (سہ1)

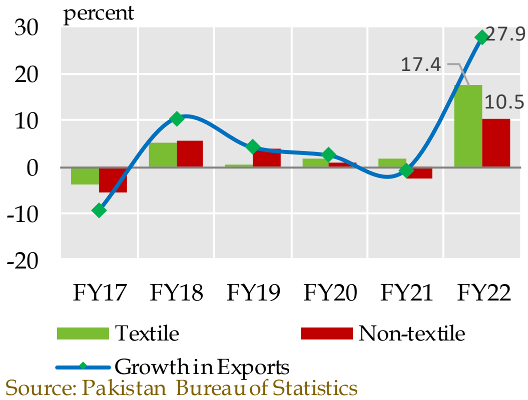

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اشیاسازی بشمول ٹیکسٹائل، کیمیائی اجزا اور ادویہ سازی کی صنعتوں میں استعداد کاری کے نتیجے میں بلند برآمدی حجم حاصل ہوا۔ جس میں اسٹیٹ بینک کی سستی نوماکاری سہولتوں برائے معین سرمایہ کاری – عارضی معاشی نوماکاری اسکیم (ٹرف) اور طویل مدتی ماکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف)– نے جزوی کردار ادا کیا۔[22] دوسری جانب، طلبی لحاظ سے، ٹیکسٹائل برآمدکنندگان بین الاقوامی خریداروں سے اضافی آرڈرز حاصل کرنے میں کامیاب رہے تھے۔

سہ ماہی کے دوران حکومت نے پانچ بڑے برآمدی شعبوں کے لیے بجلی اور گیس پر زراعانت کی فراہمی کا سلسلہ جاری رکھا، جس کا مقصد انہیں خطے میں مسابقت کے قابل بنانا ہے۔ بجلی کے نرخ 9 سینٹس فی کلوواٹ گھنٹہ اور گیس کی فی ایم ایم بی ٹی یو قیمت 6.5 ڈالر مقرر کی گئی۔ اس پالیسی کی وجہ سے کئی مصنوعات کے برآمدی حجم میں اضافہ ہوا اور کچھ میں تو قبل از کووڈ سالوں (م س19ء اور م س20ء کی پہلی سہ ماہیوں میں) سے بھی زیادہ بہتر کارکردگی درج کی گئی (**شکل 5.12**)۔

برآمدکنندگان کی سیالیت کی مجموعی صورتِ حال سیلز ٹیکس کے بلند ریفنڈز کی وجہ سے بھی بہتر ہوئی۔ عبوری اعداد و شمار کے مطابق م س22ء کی پہلی سہ ماہی میں ان ریفنڈز کی مجموعی مالیت 51.8 ارب روپے رہی جو گذشتہ برس سے 17.8 فیصد

شکل 5.11: م س22ء کی پہلی سہ ماہی میں اہم مصنوعات کی برآمدی مالیتوں میں سال بسال تبدیلی کی تفصیل

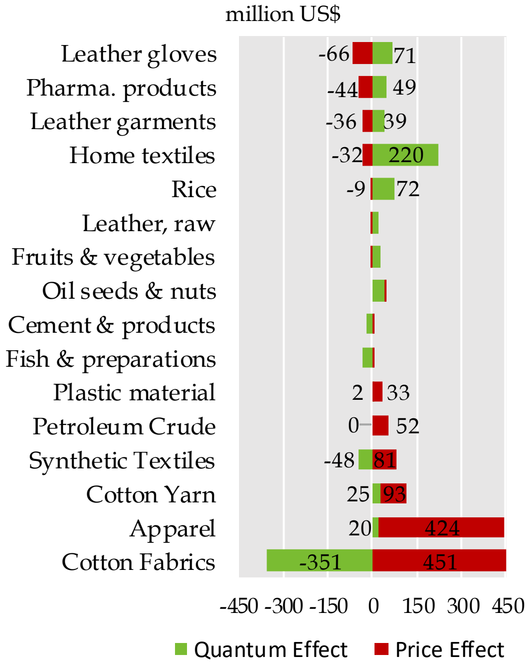

Source: Pakistan Bureau of Statistics

زیادہ ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ م س21ء میں سیلز ٹیکس کی کُل ریبیٹ 208 ارب روپے رہیں، جو پچھلے سال کے 116 ارب روپے سے دگنی سے بھی زیادہ تھیں۔ نتیجتاً، برآمدکنندگان کی سیالیت کی صورتِ حال بہتر ہوگئی تھی، جس کے باعث وہ بیرونی آرڈرز پورے کرنے کے بحسن خوبی قابل ہوگئے تھے۔

بلحاظِ منازل پاکستان کی بڑی برآمدات جیسے ملبوسات اور چاول نے امریکہ، یورپی یونین کے 27 ممالک (ای یو-27)، برطانیہ، چین اور افریقہ کی روایتی منڈیوں میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تاہم افغانستان میں غیر یقینی سیاسی صورتِ حال کی وجہ

[22] آخر جون 2021ء تک ٹرف کے تحت کُل 435 ارب روپے کی منظور شدہ ماکاری میں سے تقسیم شدہ رقم کا حجم 139 ارب روپے تھا۔ شعبہ ٹیکسٹائل 69.5 ارب روپے کی رقم وصول کرکے اس سہولت کا بڑا استفادہ کنندہ رہا۔ ماخذ: معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے م س21ء۔

شکل 5.12: پانچ بڑے برآمدی شعبوں اور دیگر کا برآمدی حجم

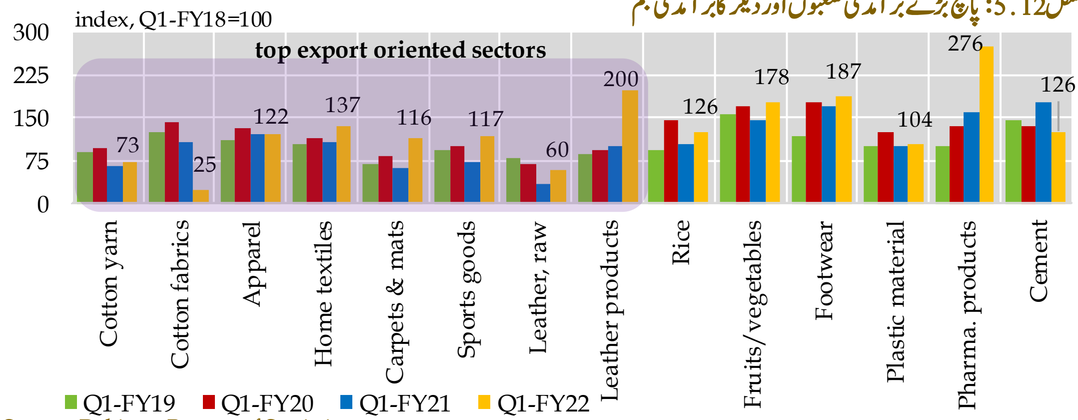

Source: Pakistan Bureau of Statistics

سے سرحد پار تجارت بند ہونے کے باعث وہاں برآمدات میں کمی آئی۔[23] اس سے قطع نظر دیگر ممالک میں بہتر کارکردگی نے اس کمی کی بھرپائی کردی۔

ٹیکسٹائل برآمدات

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات 27.4 فیصد نمو سے 4.4 ارب ڈالر تک جا پہنچیں، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 2.9 فیصد اضافے سے زیادہ ہے۔ برآمدی ٹیکسٹائل مصنوعات میں بُنی ہوئی مصنوعات ملبوسات، تیار ملبوسات، بستروں کی چادریں، تولیے، سوتی کپڑا اور دھاگہ، مصنوعی ریشے والی ٹیکسٹائل اشیا اور ٹیکسٹائل مصنوعات (جیسے جھاڑن یا صفائی کا کپڑا) نے خاصی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ملبوسات (بُنے ہوئے اور تیار ملبوسات) اور گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات (بستروں کی چادریں وغیرہ اور تولیے) بلند قدر اضافی مصنوعات سمجھی جاتی ہیں؛ جبکہ سوتی کپڑا اور سوتی دھاگہ پست قدر اضافی کی اہم مصنوعات کہلاتی ہیں۔

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ملبوسات 28.4 فیصد کی نمو سے 2.0 ارب ڈالر تک جا پہنچے، جبکہ گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدات 22 فیصد اضافے سے بڑھ کر 1.0 ارب ڈالر ہو گئیں، جو گذشتہ برس کی 9.5 فیصد کی نمو سے زیادہ ہے۔ نیم تیار مصنوعات، سوتی کپڑے اور دھاگے نے مجموعی برآمدات میں 846 ملین ڈالر کا حصہ ڈالا جو گذشتہ برس کے 218 ملین ڈالر کے حجم سے زائد ہے۔

ملبوسات، گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات (صرف تولیے) اور نیم تیار مصنوعات (سوتی کپڑا اور دھاگہ) میں قیمتوں کے اثرات مثبت رہے۔ جہاں تک حجم کا تعلق ہے، ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائلز کی کھیپوں میں اضافہ ہوا اور نیم تیار مصنوعات (سوتی کپڑا) نے اِن اثرات کو جزواًزائل کردیا۔

ٹیکسٹائل برآمدات پر بلند مالیتوں کا بھاری اثر رہا

پاکستان کی بڑی ٹیکسٹائل مصنوعات کی بلند اکائی مالیتوں کو کپاس کی قیمتوں کے رجحان سے منسلک کیا جاسکتا ہے جو ملکی اور بین الاقوامی منڈی میں گذشتہ سال کی نسبت بلند تھیں (**شکل 5.13 اور 5.14**)۔ بنگلہ دیش جیسے کچھ حریف ممالک میں بھی برآمدات کی اکائی مالیتیں بڑھ گئی ہیں۔[24]

---

23 م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں امریکہ، برطانیہ، یورپی یونین کے 27 ممالک، اور چین کے لیے پاکستان کی مجموعی برآمدات 1.0 ارب ڈالر بڑھ کر 4.5 ارب ڈالر تک جا پہنچی؛ جبکہ افغانستان کے لیے برآمدات گذشتہ برس کے 255 ملین ڈالر سے کم ہو کر امسال 151 ملین ڈالر رہ گئیں۔

24 '[بنگلہ دیش] کی برآمدات میں مالیت کے لحاظ سے اچھال کا سبب خام مال کی لاگت بڑھنے کے سبب قیمتوں میں بھی اضافہ ہونا ہے۔ گذشتہ مہینے سوتی ریشے اور دھاگے کی قیمتوں میں خاصا اضافہ ہوا۔ بنگلہ دیش میں بھی دوسرے ممالک کی طرح توانائی کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔' ماخذ: بنگلہ دیشی ملبوسات کی سہ ماہی برآمدی رپورٹ بتاریخ 5 نومبر 2021ء، ابھرتی ہوئی ٹیکسٹائلز

شکل 5.13: پاکستان اور عالمی سطح پر کپاس کے ریشے اور دھاگے کی قیمتوں میں بلندی کا رجحان رہا*

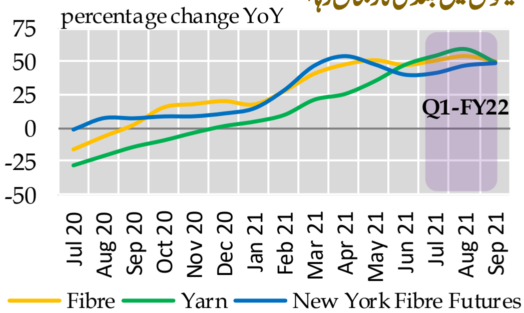

*cotton fibre & yarn prices in US cts/lb & US$/kilo
Source: Emerging Textiles

شکل 5.14: جولائی 18ء تا ستمبر 21ء میں پاکستان کی اہم ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدی یونٹ مالیتوں میں اضافہ

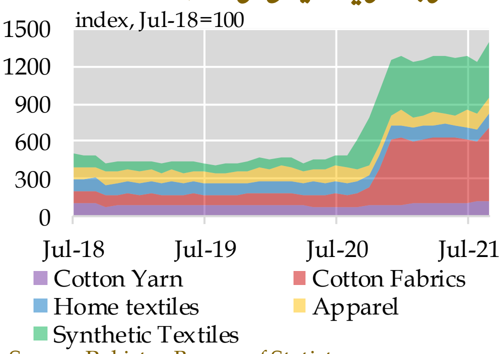

Source: Pakistan Bureau of Statists

کپاس کی نئی فصل کی آمد سے قبل ذخائر ختم ہو جانے کی وجہ سے ملکی منڈی میں کپاس کی قلت پیدا ہو جانے کے سبب غیر ملکی آرڈرز کو پورا کرنے کے لیے پاکستانی ٹیکسٹائل فرموں کی درآمدی طلب ایک ایسے وقت میں بڑھ گئی جب عالمی قیمتوں میں بھی اضافے کا رجحان تھا۔ اِس سہ ماہی میں پاکستان میں خام کپاس کی درآمدات 65 فیصد اضافے سے 343 ملین ڈالر تک جا پہنچیں، جو م س 21ء کے بڑھتے ہوئے رجحان کی ایک کڑی ہے۔[25]

عالمی منڈی میں قیمتوں میں اضافے کی ایک بڑی وجہ چین کی مضبوط طلب ہے، کیونکہ دسمبر 2020ء میں امریکہ کی جانب سے سنکیانگ کی کپاس سے تیار کردہ چینی ٹیکسٹائل مصنوعات پر پابندی عائد ہونے کے بعد چین نے کپاس کی رسد بیرون ملک سے حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔[26]

دوم، جیسا کہ عالمی ٹیکسٹائل صنعت بعد از وبا مضبوط بحالی کی طرف گامزن ہے، کپاس کی طلب نہ صرف بڑھ رہی ہے، بلکہ یہ رسد سے بھی زیادہ ہو رہی ہے۔ یہ امر عالمی اسٹاک کے گھٹنے اور قیمتوں کے بڑھنے پر منتج ہو رہا ہے۔[27] چین کے ساتھ ساتھ پاکستان، بنگلہ دیش اور ویت نام سے بھی کپاس کی بلند طلب دیکھنے میں آ رہی ہے۔

سوم، نقل و حمل کے عالمی بحران اور باربرداری کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے پاکستان میں درآمدی کپاس کی لاگت مزید بڑھا دی، جو بالآخر ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل جیسی تیار مصنوعات کی برآمدی اکائی قیمتوں پر اثر انداز ہو رہی ہے۔[28،29]

---

25 م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان نے امریکہ سے 153 ملین ڈالر کی کپاس درآمد کی، جو گذشتہ برس سے 67 ملین ڈالر زیادہ تھی۔

26 ماخذ: امریکی کسٹمز اور سرحدی تحفظ، پریس ریلیز بتاریخ 2 دسمبر 2021ء
(www.cbp.gov/newsroom/national-media-release/cbp-issues-detention-order-cotton-products-made-xinjiang-production)

27 ماخذ: ورلڈ کاٹن لنٹ مارکیٹ اینالسز، پیشگوئی، حجم، رجحانات اور معلومات کی تازہ کاری: کووڈ-19 کے اثرات، انڈیکس باکس

28 مثلاً، جولائی 2020ء اور جولائی 2021ء کے درمیان، عالمی کنٹینر باربرداری شرح اشاریہ 1762 ڈالر سے چار گنا بڑھ کر 8848 ڈالر تک جا پہنچا۔ ماخذ: اسٹیٹسٹا
(www.statista.com/statistics/1250636/global-container-freight-index/#statisticContainer)

29 نشاط چونیاں لمیٹڈ کی مالی رپورٹ 2021ء کے مطابق: 'ملکی کپاس کی عدم دستیابی نے کمپنی کو کپاس درآمد کرنے پر مجبور کیا۔۔۔ بنیادی عوامل کی وجہ سے باربرداری کی لاگت میں بڑا اضافہ ہو گیا ہے؛ تیل کی قیمتوں میں اضافہ کراچی جانے والی شپمنٹس کے لیے نقل و حمل کے چارجز اور دنیا بھر میں کنٹینروں کی کمی کی وجہ سے کھینچا تانی بڑھ رہی ہے جو بحری باربرداری کے چارجز بڑھانے پر منتج ہو رہا ہے۔ تاہم، دھاگے کی قیمتیں چونکہ منڈی کی حرکیات پر منحصر ہیں' اس لیے ان میں بڑی حد تک اضافہ ہو گیا ہے، جس سے کمپنی کو متذکرہ بالا خام مال کی لاگت میں بڑا اضافہ اپنے صارفین کو منتقل کرنے کا موقع ملا۔'

شکل 5.15 الف: سہ 1 میں امریکی درآمدات میں پاکستان کے حصے میں اضافہ

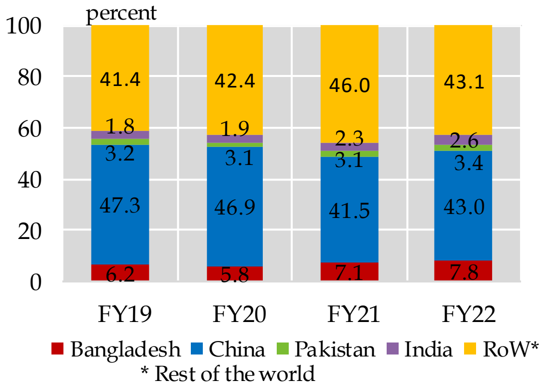

Source: Office of Textiles & Apparel (US)

شکل 5.15 ب: سہ 1 میں یورپی یونین کے 27 ممالک کی درآمدات میں پاکستان کے حصے میں اضافہ

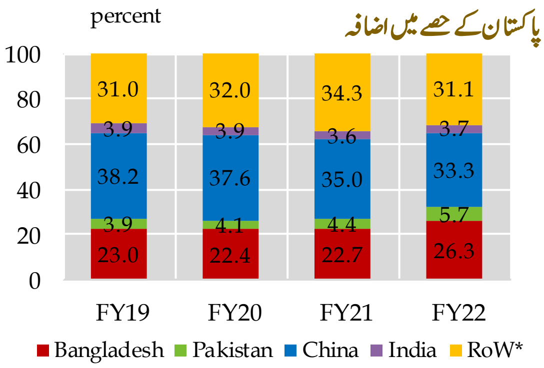

Source: Eurostat

ٹیکسائل کی بلند برآمدی مالیتوں کو حجم سے بھی سہارا ملا

ملبوسات کی کھیپوں نے گذشتہ سال کی سطح عبور کرلی، جس کا اندازہ امریکہ، ای یو-27 اور برطانیہ کے بڑی حد تک بلند درآمدی حجم سے لگایا جاسکتا ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں امریکہ اور ای یو-27 اور برطانیہ میں پاکستانی برآمدات تھوڑی سی بڑھ گئیں جبکہ ان منڈیوں میں چین کا حصہ سکڑ رہا ہے (**شکل 5.15 الف اور 5.15 ب**)۔[30] مزید برآں، م س 21ء میں موصولہ بلند آرڈرز کا تسلسل امسال بھی رہا۔ مجموعی طور پر م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں تیار ملبوسات کی کھیپوں میں بھاری کمی آنے کے بعد، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ان میں خوب بحالی ہوئی، جس سے ملبوسات کا مجموعی حجم بڑھ گیا۔ 2021ء میں عالمی سطح پر کووڈ سے متعلق نقل و حرکت پر پابندیوں میں بالعموم کمی اور بیشتر کارکنوں کی اپنے کاموں پر واپسی کی وجہ سے فارمل ملبوسات کی طلب بڑھنا اس کا ایک بڑا سبب ہے۔[31]

گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات کی بلند طلب بھی ای یو-27 کی بڑی منڈیوں کے باعث پیدا ہوئی، یوروسٹیٹ کے مطابق ان منڈیوں نے جولائی تا ستمبر کے دوران پاکستان سے 24.4 فیصد زائد درآمدات کیں۔

ملک کی تمام ٹیکسٹائل رسد میں ایک تحرک پیدا ہوگیا تھا کیونکہ تیار مصنوعات کے بلند غیر ملکی آرڈرز بھی ٹیکسٹائل کی نیم تیار کردہ مصنوعات یعنی سوتی کپڑے اور دھاگے کی بھاری طلب پر منتج ہوئے تھے۔ اسی بنا پر قدری زنجیر کے ہمراہ استعداد کاری کی ضرورت پیدا ہوگئی تھی۔ وبا کے تناظر میں حکومت کی مددگار پالیسیوں اور اسٹیٹ بینک کی رعایتی نوما لکاری اسکیموں (ٹرف اور ایل ٹی ایف ایف) سے استعداد کاری میں سہولت ملی۔[32] یہ امر اس بات سے عیاں ہے کہ م س 21ء میں ٹیکسٹائل صنعت کے مجموعی قرضوں میں سب سے بڑا حصہ معین سرمایہ کاری قرضوں کا تھا، ان قرضوں کا استعمال گذشتہ برس کی نسبت 54 فیصد زیادہ تھا۔[33]

---

30 ’۔۔۔2015ء سے 2020ء تک، چین کا عالمی ملبوسات کی برآمدی (تقریباً 7.8 فیصدی پوائنٹس) منڈی میں جو حصہ کم ہوا، وہ اس کے ایشیا بشمول آسیان ارکان (4.4 فیصدی پوائنٹس کا اضافہ)، بنگلہ دیش (1.3 فیصدی پوائنٹس)، اور پاکستان (0.3 فیصدی پوائنٹس کا اضافہ) میں حریفوں نے مشترکہ طور پر حاصل کیا۔ یہی رجحان کووڈ 19 کی وبا کے بعد بھی دنیا میں جاری رہنے کا امکان ہے۔‘ ماخذ: www.just-style.com/features/world-textiles-and-apparel-trade-amidst-a-pandemic-statistical-review-2021/

31 نشاط ملز لمیٹڈ کی مالی رپورٹ 2021ء میں اس پہلو کا تذکرہ کیا گیا ہے: ’دورانِ کام استعمال کے کپڑوں کی فروخت بھی بڑھ گئی کیونکہ دنیا بھر میں لاک ڈاؤن میں نرمی کے فوری بعد طلب میں اضافہ ہوگیا تھا۔‘

32 مثلاً، جیسا کہ انٹرلوپ لمیٹڈ کی مالی رپورٹ برائے م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ذکر کیا گیا ہے: ’۔۔۔۔ سازگار سرکاری پالیسیوں کے ہمراہ بڑے برآمدی آرڈرز نے ٹیکسٹائل کمپنیوں کو اپنی پیداواری استعداد بڑھانے کی ترغیب دلائی، جس سے مستقل قریب میں پاکستانی برآمدات میں اضافہ متوقع ہے۔‘

33 صنعت نے ان قرضوں کا بیشتر حصہ ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں استعمال کیا۔ م س 21ء اور م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس مشینری کی درآمدات میں بالترتیب 35 فیصد اور 145 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔

شکل 5.17: م س22ء کی پہلی سہ ماہی میں ادویہ اور کیمیائی مصنوعات کی بر آمدی تفصیلات

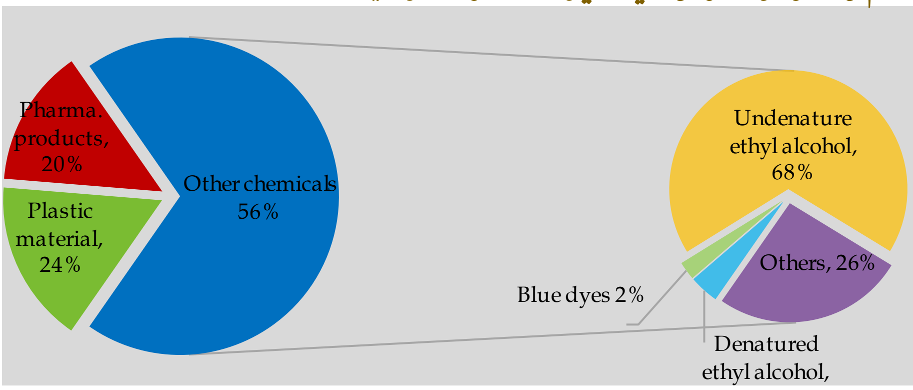

Source: Pakistan Bureau of Statistics

م س22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پست قدرِ اضافی ٹیکسٹائل اشیا میں سوتی دھاگے کی کھیپیں بحال ہوئیں، جس کی بنیادی وجہ گذشتہ برس کا پست اساسی اثر ہے۔ تاہم ایسا سوتی کپڑے کی کھیپیوں کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ ان میں گذشتہ برس سے مستقل کمی آرہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ سوتی کپڑے کا ملکی صَرف ہے، جس سے سہ ماہی میں اضافی بر آمدی ذخیرے کی کمی آئی۔

تاہم، یہ بات قابل ذکر ہے کہ سوتی کپڑے کی بلند اکائی مالیتوں نے اِس کے پست حجم کے منفی اثرات کی تلافی کر دی اور اس کے نتیجے میں سوتی کپڑے کی بر آمدی مالیتیں 21.9 فیصد بڑھ کر 557 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔

چاول کی بر آمدات

م س22ء کی پہلی سہ ماہی میں چاول کی بر آمدات 17.5 فیصد بڑھ کر 423 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں اس نمو کو جزواً پست اساسی اثر سے منسوب کیا جاتا ہے، جب بر آمدات ایک چوتھائی گر گئی تھیں۔ حجم کا اثر مثبت اور خاصا بڑا تھا، جبکہ قیمتوں کے اثرات منفی اور کم تھے۔

مجموعی طور پر گذشتہ سال کی بہ نسبت باسمتی چاول کی بر آمدات 33 ملین ڈالر زیادہ ہوئی اور 154 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔ پاکستان نے جن ممالک کو باسمتی چاول کی بلند کھیپیں روانہ کیں ان میں ایک بڑا نام قازقستان ہے، جس نے گذشتہ برس کی نسبت اس سہ ماہی میں 16 گنا زیادہ چاول درآمد کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ افریقی ممالک بنیادی طور پر کینیا اور صومالیہ، کی طلب بھی بلند تھی۔[34] پاکستانی باسمتی چاول کی قیمت میں گذشتہ برس کی نسبت کمی کا رجحان رہا، جس نے اسے عالمی منڈی میں زیادہ مسابقت کا حامل بنا دیا۔[35] چاول کی پست بر آمدی یونٹ مالیتوں سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے (**شکل 5.16**)۔

شکل 5.16: باسمتی چاول کی بر آمدی یونٹ مالیتیں

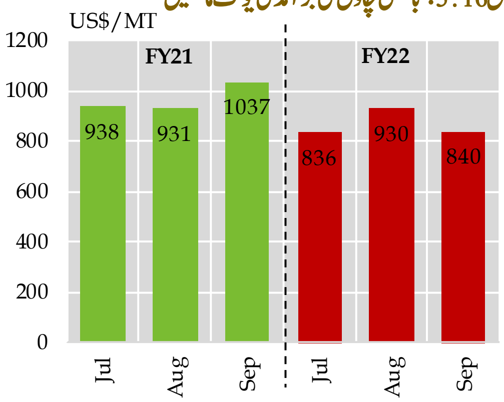

Source: Pakistan Bureau of Statistics

34 پاکستان نے، بلحاظِ مالیت، سہ ماہی کے دوران 25 ملین مالیت کے باسمتی چاول قازقستان اور 29 ملین ڈالر کے افریقہ کو بر آمد کیے۔

35 جولائی تا ستمبر م س22ء میں پاکستان کے باسمتی چاول کے بر آمدی اعداد و شمار گذشتہ برس کی نسبت 24 فیصد کم تھے۔ ماخذ: ایف اے او، رائس پرائس اپ ڈیٹس۔

شکل 5.18: پاکستان کی حالیہ سہ ماہی وار درآمدات

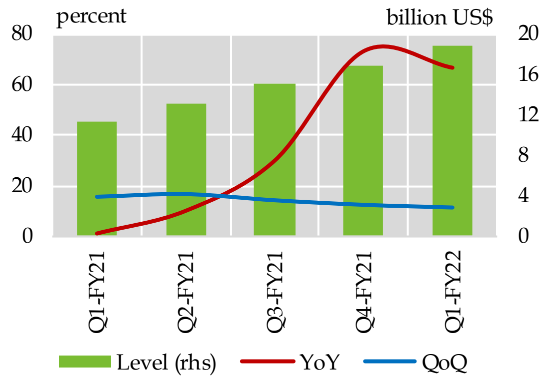

Source: Pakistan Bureau of Statistics

دوسری جانب پہلی سہ ماہی میں غیر باسمتی چاول برآمدات 12.8 فیصد بڑھ کر 270 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔ زیادہ کھیپیں چین برآمد کی گئیں، کیونکہ وہاں صَرف میں اضافے کے باعث طلب مضبوط ہوئی تھی، اور وہاں کی ملکی قیمتوں کی نسبت ایشیائی چاول کی درآمدی قیمتیں کم تھیں۔[36] اس کے ساتھ ساتھ پاکستان نے افریقی ممالک خصوصاً مڈ گاسکر، کینیا اور کوٹ ڈی آئیوری، میں بھی بلند حجم برآمد کیا۔

شکل 5.19: توانائی اور غیر توانائی اجناس کی عالمی قیمتوں میں نمو

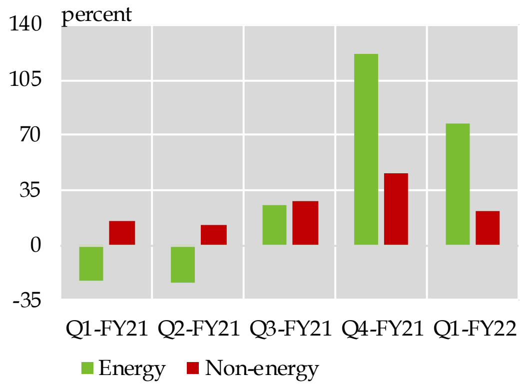

Source: World Bank

کیمیکلز اور ادویہ

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں کیمیکلز اور ادویہ کی برآمدات 139 ملین ڈالر بڑھ کر 363 ملین ڈالر تک جا پہنچیں۔ ادویہ سازی اور پلاسٹک کی مصنوعات بنانے والے کیمیکلز کے علاوہ دیگر کا حصہ بلند ترین تھا(**شکل 5.17**)۔ ان کی برآمدات کی مالیتیں 94 فیصد سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 202 ملین ڈالر ہو گئیں۔ اگرچہ کیمیکل برآمدات کی موصولہ رقوم بلند حجم کی مرہونِ منت تھیں، ملکی و عالمی منڈی میں خام تیل کی بلند قیمتوں سے بھی انہیں سہارا ملا۔[37]

پھل اور سبزیاں

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پھلوں اور سبزیوں کی برآمدات 22 فیصد اضافے سے 165 ملین ڈالر تک جا پہنچیں، جس کی بنیادی وجہ بلند حجم ہے۔ اس میں بڑا حصہ پھلوں، خاص طور پر آم، کا ہے، جن کی برآمدات بڑھ کر 87 ملین ڈالر ہو گئیں، جو گذشتہ برس سے 24 ملین ڈالر زیادہ ہے۔ متحدہ عرب امارات، قازقستان اور ازبکستان کے لیے برآمدات خاصی بلند تھیں۔

درآمدات

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں درآمدات بڑھ کر 18.7 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ درآمدات میں یہ اضافہ تمام بڑے گروپس میں درج کیا گیا۔ اگرچہ بلحاظِ سہ ماہی یہ اضافہ ریکارڈ بلند ہے تاہم گذشتہ سہ ماہی کی نسبت اس کی نمو کی کمی آئی(**شکل 5.18**)۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدات یکدم بڑھنے میں کئی عوامل نے اپنا کردار ادا کیا۔

---

36 ماخذ: یو ایس ڈے اے 2021ء۔ عالمی زرعی پیداواری رپورٹ۔ جولائی کا شمارہ، واشنگٹن، ڈی سی: امریکی محکمہ زراعت

37 خام تیل اور اس کی ماخوذیات کو پیٹروکیمیکلز (جیسے ایتھائلین) بنانے میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ خام تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے پیٹروکیمیکلز کی لاگت بڑھانے کے ساتھ ساتھ کیمیکل سے بننے والی کئی نیم تیار مصنوعات اور پلاسٹک کی اشیا کی قیمتیں بڑھادیں۔ (ماخذ: www.ihsmarkit.com/research-analysis/understanding-how-fluctuating-crude-oil-prices-impact-petrochemical-investment-strategies.html)

اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں نے درآمدی حجم بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا

2021ء میں اجناس کی عالمی قیمتیں – توانائی اور غیر توانائی دونوں – بلند سطح پر رہیں۔ عالمی رسد اور رسدی زنجیر میں کووڈ سے متعلق تعطل، خصوصاً شپنگ اور منسلکہ خدمات میں، اور عالمی طلب کی بحالی نے اجناس کی قیمتوں پر اوپری دباؤ ڈالا (**شکل 5.19**)۔

2021ء کے پہلے نو ماہ میں زمرہ وار اشاریے کے اعتبار سے غیر توانائی اشیا کی قیمتوں میں اوسطاً 31.5 فیصد کا اضافہ ہوا، اور اپریل تا جون اور جولائی تا ستمبر 2021ء میں بالترتیب 27.8 فیصد اور 45.5 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ دوسری طرف توانائی کی قیمتوں کا اشاریہ زیادہ تغیر پذیر رہا؛ جس میں جنوری تا ستمبر 2021ء کے دوران اوسطاً 74.7 فیصد اضافہ ہوا۔ اپریل تا جون اور جولائی تا ستمبر 2021ء میں توانائی اشاریہ 121.1 اور 77.1 فیصد سال بسال بڑھا۔

ترقی یافتہ ملکوں میں معیشت کی بحالی کی رفتار مستحکم ہونے، تیل کے عالمی انونٹریز میں کمی، اوپیک پلس کے ارکان کا متفقہ موٴقف اختیار کرنا اور امریکہ میں شیل پیداکنندگان کا خام تیل نکالنا، تیل کی قیمتوں کو بلند سطح پر لے گیا۔ اسی طرح قدرتی گیس کے عالمی ذخائر میں کمی، موسم کی خرابی اور برازیل میں پن بجلی کی پیداوار میں کمی جیسے ملکوں کے اپنے مسائل نے یورپی قدرتی گیس کی قیمتوں کو ستمبر 2021ء میں تاریخی بلندی پر پہنچادیا۔[38]

پاکستان پر بھی اجناس کی عالمی قیمتوں کے اثرات پڑے، خصوصاً توانائی کی قیمتوں پر۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں درآمدات کی 66.1 فیصد نمو میں توانائی نے 20.0 فیصدی پوائنٹس کا حصہ ڈالا، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 0.8 فیصد کی درآمدی نمو میں توانائی کا حصہ منفی 7.5 فیصدی پوائنٹس تھا (**شکل 5.20**)۔

شکل 5.20: پہلی سہ ماہی کی درآمدات میں گروپ کے لحاظ سے حصہ

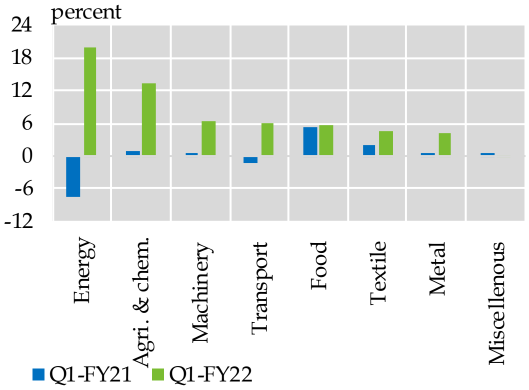

Source: Pakistan Bureau of Statistics

معاشی سرگرمیوں کی بحالی نے بھی درآمدی طلب میں اضافہ کیا

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی پالیسی ماحول سازگار رہا اور معیشت کو متحرک کرنے کے مختلف اقدامات سے معاشی سرگرمیوں کو جلا ملتی رہی، جس سے درآمدی طلب میں مضبوطی آئی۔ مثال کے طور پر حکومت کی اعلان کردہ ہاؤسنگ اسکیم کے تحت منظور شدہ قرضوں پر رقوم کی فراہمی اور م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں کووڈ وبا

شکل 5.21: م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایندھن کی درآمدات

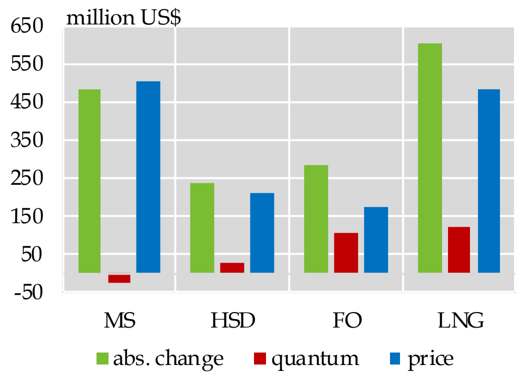

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[38] ماخذ: عالمی اقتصادی صورتِ حال، اکتوبر 2021ء۔ اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں پر مزید تفصیلات کے لیے **باب 3 کا باکس 3.1** بھی ملاحظہ کریں۔

جدول 5.6: م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں اہم توانائی اجناس کی درآمدات کی تفصیل

ملین ڈالر

اجزا	تبدیلی	حجم کا اثر	قیمت کا اثر
پیٹرولیم مصنوعات	1049.6	122.7	926.9
خام تیل	562.2	9.1	553.1
ایل این جی	604.7	-16.2	620.9
کوئلہ	365.0	38.7	325.8

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کے دھچکے کے تناظر میں اسٹیٹ بینک کی اعلان کردہ سابقہ اسکیمیں جاری رہیں۔[39] مزید برآں، ہو سکتا ہے کہ کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں اضافے سے پائیدار صارفی درآمدی اشیا کے لیے گھرانوں کی قوت خرید بھی بڑھی ہو۔[40]

توانائی کی درآمدات

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں توانائی کی درآمدات بڑھنے کی بڑی وجہ توانائی کی عالمی قیمتوں میں اضافے ہے۔ خام تیل کی درآمدات اور ایل این جی عالمی قیمتوں کے اثرات کو ظاہر کرتی ہیں، جبکہ بلند حجم نے بھی پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں اضافے کی راہ ہموار کی (**جدول 5.6**)۔ نموپذیر معاشی سرگرمیوں، علی الخصوص ٹرانسپورٹ اور توانائی کے شعبوں میں، کی وجہ سے ہائی اسپیڈ ڈیزل (ایچ ایس ڈی) اور فرنس آئل کی طلب برقرار رہی، حالانکہ ان مصنوعات کی ملکی قیمتوں میں خاصا اضافہ ہو چکا تھا۔[41]

توانائی کی پیداوار میں 6.9 فیصد سال بسال اضافہ ہوا، حالانکہ دریاؤں میں پانی کا بہاؤ کم ہو جانے کی وجہ سے پن بجلی میں تخفیف ہوئی تھی اور متغیر عالمی قیمتوں نے ایل این جی کی درآمدی ترتیب کو متاثر کر دیا تھا (**شکل 5.22**)۔[42] فرنس آئل کے اضافی استعمال اور جوہری پیداوار نے توانائی کے شعبے کو پن بجلی میں کمی اور ایل این جی کی دھیمی رسد کے اثرات زائل کر دیے۔

شکل 5.22: بجلی کی پیداوار میں اہم ایندھنوں کا حصہ

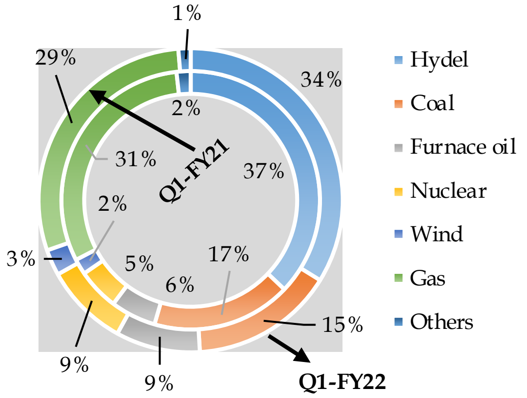

SourceNational Electric Power Regulatory Authority

شکل 5.23: ٹرانسپورٹ، غذا اور مشینری کی درآمدی نمو

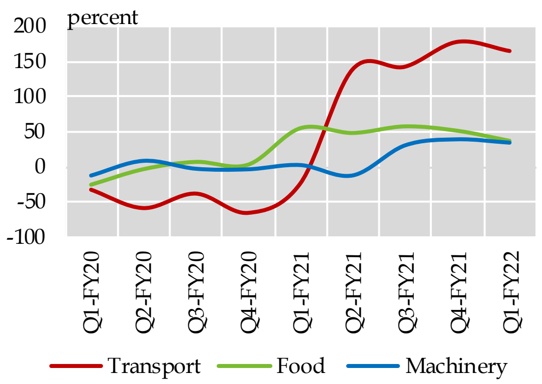

Source: Pakistan Bureau of Statistics

---

39 م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں میرا پاکستان میرا گھر اور ٹرف اسکیموں کے تحت منظور شدہ قرضوں کے عوض 11.7 ارب روپے اور 60.2 ارب روپے کی رقوم تقسیم کی گئیں، جبکہ م س 21ء کی چوتھی سہ ماہی میں بالترتیب 4.6 ارب روپے اور 64.6 ارب روپے تقسیم کیے گئے۔

40 م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں 12.5 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔

41 م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے عالمی قیمتوں میں اضافے کے اثرات تیل کی ملکی قیمتوں میں منتقل کر دیے، گو کہ جزواً، جس سے ہائی اسپیڈ ڈیزل اور فرنس آئل کی ملکی قیمتوں میں بالترتیب 13.4 فیصد اور 53.6 فیصد اضافہ ہوا۔

42 م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں منگلہ ڈیم پر دریائے جہلم اور تربیلا ڈیم پر دریائے سندھ کے پانی کے بہاؤ میں 4.0 فیصد سال بسال اضافہ ہوا (ماخذ: واپڈا)۔

جدول5.7: پاکستان کی اہم درآمدات

ملین ڈالر

اجزا	م س21ء	م س22ء	تبدیلی
توانائی گروپ	**2,328**	**4,593**	**2,265**
پیٹرولیم مصنوعات	1,126	2,176	1,050
خام تیل	693	1,255	562
ایل این جی	420	1,025	605
زرعی اور کیمیکلز	**1,923**	**3,419**	**1,496**
کھاد	150	256	106
پلاسٹک کا سامان	519	755	236
طبی مصنوعات	279	1148	868
دیگر کیمیکلز	928	1,224	295
ٹرانسپورٹ گروپ	**414**	**1,105**	**690**
کاریں	164	503	339
مکمل ساختہ یونٹ	39	96	56
الگ الگ پُرزوں کی شکل میں	125	407	283
ٹرک اور بسیں	72	230	159
طیارے اور بحری جہاز	87	205	118
دھاتی گروپ	**1,084**	**1,542**	**458**
اسٹیل اسکریپ	485	501	16
لوہا اور فولاد	375	710	335
غذائی گروپ	**1,712**	**2,364**	**652**
گندم	102	99	-2
چائے کی پتی	142	151	9
پام آئل	579	891	312
چینی	13	91	78
ٹیکسٹائل گروپ	**677**	**1189**	**512**
خام کپاس	208	343	135
مصنوعی ریشے کا دھاگہ	141	226	86
مشینری گروپ	**2,105**	**2,848**	**743**
توانائی کی پیداوار	424	530	106
برقی	324	492	168
تعمیرات	31	39	7
موبائل فون	493	495	2
دیگر مشینری	526	747	222
تمام دیگر اجزا	**772**	**1,387**	**615**
کوئلہ	241	605	365
مجموعی درآمدات	**11,286**	**18,773**	**7,487**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

غیر توانائی کی درآمدات

م س22ء کی پہلی سہ ماہی میں غیر توانائی درآمدات 58.3 فیصد سال بسال اضافے سے 14.1 ارب ڈالر تک جاپہنچی۔ جس میں زرعی اور کیمیکل گروپ کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ م س22ء کی پہلی سہ ماہی میں وبائی ضروریات کے باعث ادویات کی

شکل5.25: غذائی درآمدات کے کلیدی اجزائے ترکیبی

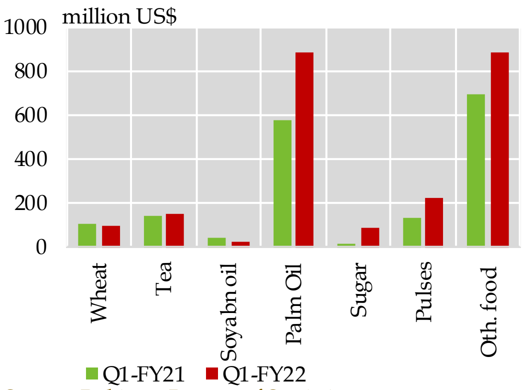

Source: Pakistan Bureau of Statistics

درآمدات 311 فیصد سال بسال نمو سے بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر تک جاپہنچیں۔ مزید برآں، ٹیکسٹائل کے شعبے میں بھاری طلب کے سبب کیمیکل کی درآمدات بھی بڑھیں۔ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی طور پر ان دونوں زمروں میں اضافے سے اس گروپ کی درآمدات کے عروج کی وضاحت ہوتی ہے (**جدول 5.7**)۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹرانسپورٹ، غذا اور مشینری کی درآمدات غیر توانائی درآمدات میں بڑی حد تک وسیع البنیاد اضافے کا باعث بنے (**شکل 5.23**)۔

ٹرانسپورٹ

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹرانسپورٹ کے شعبے میں نمو کا سلسلہ م س 22ء کی پہلی سہ ماہی تک دراز ہوگیا، جس سے ٹرانسپورٹ شعبے کی درآمدات 166.6 فیصد سال بسال نمو سے بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر تک جاپہنچی۔ مکمل ساختہ یونٹ اور الگ الگ پُرزوں کی شکل دونوں میں درآمدات بڑھیں۔ اس کے برعکس گذشتہ برس کے اسی عرصے میں ٹرانسپورٹ شعبے کی درآمدات میں 23 فیصد سال بسال کی آئی تھی۔ م س22ء کی پہلی سہ ماہی میں موٹر سائیکلوں، کاروں اور بڑی گاڑیوں کی طلب میں اضافے کی وجہ سے الگ الگ پُرزوں کی شکل میں / نیم ساختہ درآمدات بڑھ گئیں (**شکل 5.24**)۔

اگرچہ حالیہ معاشی بحالی نے بڑی گاڑیوں بشمول بسوں اور ٹرکوں کی طلب بڑھائی ہے، تاہم ہوسکتا ہے کہ کارکنوں کی ترسیلاتِ زر سے آمدن میں اضافہ اور روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس میں رقوم کی آمد سے گھرانوں کی قوت خرید بڑھ گئی ہو، جس سے

کاروں اور موٹر سائیکلوں کی طلب میں اضافہ ہو گیا ہو۔[43] الگ الگ پرزوں کی شکل میں / نیم ساختہ یونٹ درآمدات کی طرح کاروں اور بڑی گاڑیوں میں مکمل ساختہ یونٹ کی درآمدات میں بھی اضافہ دیکھا گیا(**شکل 5.24**)۔

غذا

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں غذائی درآمدات 38.1 فیصد بڑھ کر 2.4 ارب ڈالر تک جا پہنچی(**شکل 5.25**)۔ گذشتہ فصلی چکر (آخر اپریل) میں گندم کی پیداوار میں بڑے اضافے اور اس فصلی چکر (آغاز اکتوبر) میں چینی کی پیداوار میں معقول اضافے کی پیش گوئی کے باوجود، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے اشیائے ضروریہ کی قیمتوں پر قابو پانے کے لیے گندم اور چینی کی درآمد جاری رکھی۔[44] خاص طور پر چینی کی رسدی زنجیر میں تعطل نے چینی کی قیمتوں میں اضافے کا دباؤ بڑھا دیا، جس سے حکومت کو یہ جنس درآمد کرنی پڑی۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پام آئل کی درآمد بڑھنے کا سلسلہ جاری رہا اور حجم میں کمی کا جو فائدہ ہوا تھا، اسے بلند قیمتوں نے زائل کر دیا(**جدول 5.8**)۔ ملائشیا اور انڈونیشیا میں کووڈ وبا سے متعلقہ رسدی تعطل اور بھارت اور چین سے پام آئل کی طلب میں اضافے نے اس جنس کی قیمت کو بلند سطح پر رکھا۔[45] مزید برآں، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں اجناسی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ چائے کی پتی، دالوں اور دیگر غذائی اشیا کا درآمدی حجم بڑھنے سے غذائی درآمدات کی مجموعی مالیت بڑھ گئی(**شکل 5.25**)۔

مشینری

م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مشینری کی درآمدات 35.3 فیصد سال بسال وسیع البنیاد اضافے سے 2.8 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ تاہم، دو مختلف خصوصیات غور طلب ہیں(**شکل 5.26**)۔ اوّل، م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں موبائل فون کی

شکل 5.26: ٹیکسٹائل مشینری اور موبائل فون کی نمو

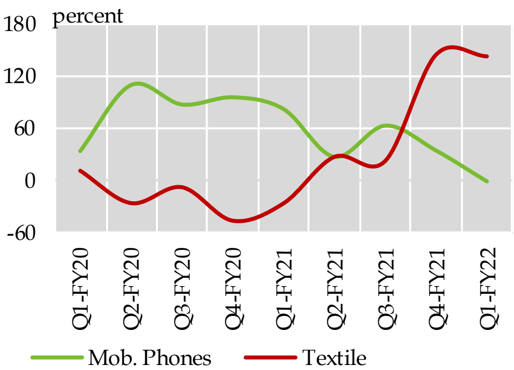

Source: Pakistan Bureau of Statistics

جدول 5.8: م س 22ء کی پہلی سہ ماہی میں منتخب غیر توانائی اجناس کی درآمدات کی تفصیل

ملین ڈالر

اجزا	تبدیلی	حجم کا اثر	قیمت کا اثر
کھاد	106.0	-1.4	107.5
پلاسٹک کا سامان	236.0	-13.0	249.0
طبی مصنوعات	868.0	109.3	759.0
فولادی اسکریپ	16.0	-184.1	199.7
لوہا اور فولاد	335.0	134.3	200.6
پام آئل	312.0	-85.7	397.9
خام کپاس	135.0	55.7	79.0
مصنوعی ریشے کا دھاگہ	86.0	24.6	61.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

درآمدات بڑھنے کی رفتار میں 0.4 فیصد سال بسال کی تھوڑی سی کمی آئی، کیونکہ ملک میں کووڈ وبا کی صورتِ حال میں بہتری سے آن لائن سرگرمیوں کی نمو میں کمی آ رہی ہے۔ جس سے موبائل فون کی طلب کچھ محدود ہوئی ہے۔

43 م س 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملک میں تیار ہونے والی کاروں کی فروخت میں 80.6 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ بسوں، ٹرک اور چھوٹی کمرشل گاڑیوں کی فروخت 93.2 فیصد بڑھیں۔ اس کی نسبت م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں کاروں، بسوں، ٹرکوں اور چھوٹی کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں بالترتیب 2.7 فیصد اور 24.8 فیصد کا اضافہ ہوا تھا(**باب 2**)۔

44 م س 21ء میں پاکستان میں 27.3 ملین ٹن گندم کی پیداوار ہوئی۔ تاہم یہ پیداوار 29.5 ملین ٹن گندم ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھی۔ مزید برآں، افغانستان کو گندم اور آٹے کی اسمگلنگ سے کچھ دباؤ پڑا۔ اس کے برعکس گنے کی پیداوار 8.2 فیصد کے اضافے سے 87.6 ملین ٹن تک پہنچنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جس کا سبب زیرِ کاشت رقبے میں اضافہ ہے (ماخذ: ایم این ایف ایس آر)۔

45 معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے م س 21ء

شکل 5.27: پہلی سہ ماہی میں موبائل درآمدات کی تفصیلات

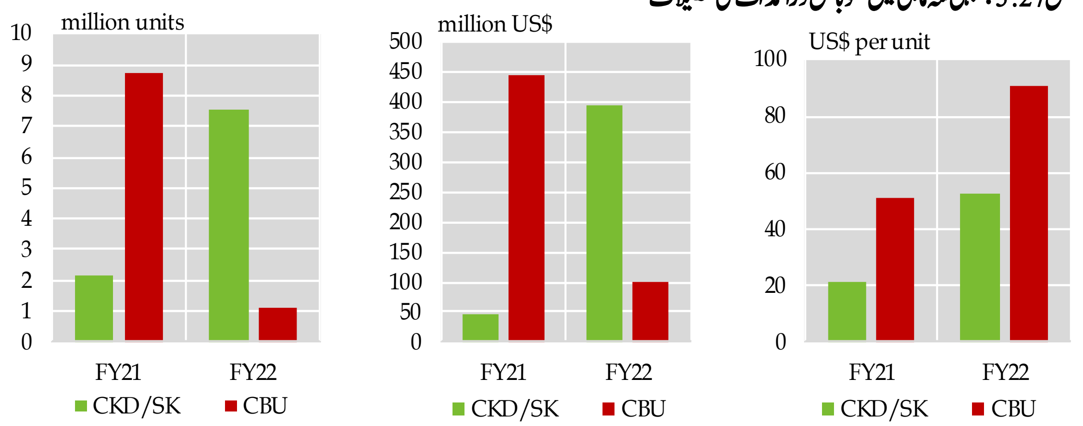

Source: Pakistan Bureau of Statistics

یہ امر اہم ہے کہ موبائل ڈیوائس مینوفیکچرنگ پالیسی (ایم پی ایم ڈی)2020ء کی مراعات کی مدد سے الگ الگ پرزوں کی شکل میں / نیم ساختہ یونٹ کی درآمدات میں اضافے نے مکمل ساختہ یونٹ کے فون کی درآمدات کو تعداد اور حجم دونوں میں پیچھے کر دیا(**شکل 5.27**)۔مزید برآں،ان درآمدی موبائل فونز کی یونٹ مالیت بھی گذشتہ برس کی نسبت بڑھ چکی ہے، گو کہ الگ الگ پرزوں کی شکل میں / نیم ساختہ یونٹ میں یہ اور بھی تیزی سے بڑھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان آلات کی درآمدات کا رخ مہنگی اشیا کی جانب ہو رہا ہے۔اگرچہ مکمل ساختہ یونٹ مہنگے برانڈز کی طرف بڑھ رہے ہیں، تاہم ملکی موبائل صنعت بھی عالمی منڈی میں مسابقتی کردار حاصل کرنے کے لیے اپنے خام مال کے معیار کو بڑھا رہی ہے۔یہ بات اس امر سے عیاں ہے کہ ملکی صنعت نے اپنی چند مصنوعات فروخت کرنا شروع کر دی ہیں۔[46]

دوم، م س22ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد 144.8 فیصد سال بسال اضافے سے 230.9 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔ ٹیکسٹائل شعبے بشمول ملبوسات سازوں نے ٹرف اور ایل ٹی ایف ایف کے تحت قرضوں کی مد میں 31.8 ارب روپے حاصل کیے، ہو سکتا ہے اس وجہ سے ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات میں اضافہ ہو گیا ہو۔ یہ پیش رفت م س 21ء کی چوتھی سہ ماہی کا تسلسل ہے، جب اسٹیٹ بینک کے سستے قرضوں کے توسط سے ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات 146.6 فیصد سال بسال اضافے سے 214.5 ملین ڈالر تک پہنچ گئی تھیں۔

موبائل فون اور ٹیکسٹائل مشینری کے ساتھ ساتھ بجلی پیدا کرنے کی مشینری کی درآمدات ملک میں بجلی کی پیداوار کے جاری منصوبوں سے مطابقت رکھتی ہیں۔[47] مزید برآں، صنعتی سرگرمی میں حالیہ اضافے، بالخصوص ٹیکسٹائل صنعت اور شعبہ ٹرانسپورٹ میں، نے سوئچ گیئرز اور بجلی کے دیگر آلات کی طلب بڑھا دی، جو بجلی کی مشینری کی بلند طلب پر منتج ہوا۔

مشینری کی بلند طلب کے علاوہ ٹیکسٹائل کے برآمدی شعبے کی نمو پذیر طلب کے باعث خام کپاس کا درآمدی حجم بڑھ گیا، حالانکہ اس کی عالمی قیمتیں بلند تھیں۔ ملک میں کپاس کی پیداوار میں متوقع اضافے کے ہمراہ اس جنس کی عالمی قیمت کے اثرات کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ م س22ء کی پہلی سہ ماہی میں کپاس کی درآمدات کچھ محدود ہو گئی ہوں۔ کپاس کی پیداوار میں 33.1 فیصد اضافے سے اس کا حجم 9.4

[46] جولائی تا اگست م س22ء کے دوران پاکستان نے 2.3 ملین ڈالر مالیت کے موبائل فونز برآمد کیے۔

[47] پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے م س21ء

ملین گانٹھیں ہو جانے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔[48] مزید بر آں، بلند قیمتوں کے باوجود ٹرانسپورٹ کے شعبے میں پھلتی پھولتی طلب لوہے اور فولاد کی درآمدات میں بڑی حد تک اضافے کا باعث بنی، جسے حجم کے اضافے نے بھی مزید بڑھادیا۔ تاہم لوہے اور فولادی اسکریپ کی درآمدات کے حوالے سے درآمدی حجم میں کمی کے فائدے کو قیمتوں پر مبنی نے اضافے نے زائل کر دیا۔

48 ماخذ: پاکستان سینٹرل کاٹن کمیٹی (پی سی سی سی)۔